Postal Reg. No. L/P/GDP-1 DEC 2006

2-1-07

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ   نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 55

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ
بدر قادیان
The Weekly BADR Qadian

شمارہ 49

شرح چندہ
سالانہ 250 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

15 ذوالقعدہ 1427 ہجری 7 فتح 1385 ہش 7 دسمبر 2006ء

اخبار احمدیہ

قادیان 2 دسمبر (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیرو عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ کل حضور نے مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو عبادت کرنے اور خدا سے تعلق جوڑنے کی تلقین فرمائی۔

احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وسلامتی، درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

ہریک صاحب جواس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور انکو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے

﴾ ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام ﴿

’’یہ جلسہ ایسا تو نہیں ہے کہ دنیا کے میلوں کی طرح خواہ نخواہ التزام اس کا لازم ہے بلکہ اس کا انعقاد صحت نیت اور حسن ثمرات پر موقوف ہے‘‘ (مجموعہ اشتہارات جلد نمبر ا صفحہ 440)

آپؑ مزید فرماتے ہیں کہ ’’یہ دنیا کے تماشوں میں سے کوئی تماشا نہیں‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد ا صفحہ 443)

’’حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سننے کیلئے اور دُعا میں شریک ہونے کیلئے اس تاریخ پر آجانا چاہئے اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کیلئے ضروری ہیں۔ اور نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔ اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر یک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہوکر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہوکر آپس میں رشتہ تودد وتعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔ ...... اور اس روحانی جلسے میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے‘‘ (آسمانی فیصلہ اشتہار 30 دسمبر 1891 روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 351-352)

’’...... میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا ایمان ہرگز درست نہیں ہوسکتا۔ جب تک اپنے آرام پر اپنے بھائی کا آرام حتی الوسع مقدم نہ ٹھہراوے۔ اگر میرا ایک بھائی میرے سامنے باوجود اپنے ضعف اور بیماری کے زمین پر سوتا ہے اور میں باوجود اپنی صحت وتندرستی کے چارپائی پر قبضہ کرتا ہوں تا وہ اس پر بیٹھ نہ جاوے تو میری حالت پر افسوس ہے اگر میں نہ اٹھوں اور محبت اور ہمدردی کی راہ سے اپنی چارپائی اس کو نہ دوں اور اپنے لئے فرش زمین پسند نہ کروں۔ اگر میرا بھائی بیمار ہے اور کسی درد سے لاچار ہے تو میری حالت پر حیف ہے اگر میں اس کے مقابل پر امن سے سو رہوں اور اس کیلئے جہاں تک میرے بس میں ہے آرام رسانی کی تدبیر نہ کروں۔ اور اگر کوئی میرا دینی بھائی اپنی نفسانیت سے مجھ سے کچھ سخت گوئی کرے تو میری حالت پر حیف ہے اگر میں بھی دیدہ ودانستہ اس سے سختی سے پیش آوں۔ بلکہ مجھے چاہئے کہ میں اس کی باتوں پر صبر کروں اور اپنی نمازوں میں اس کیلئے رو رو کر دعا کروں کیونکہ وہ میرا بھائی ہے اور روحانی طور پر بیمار ہے۔ اگر میرا بھائی سادہ ہو یا کم علم یا سادگی سے کوئی خطا اس سے سرزد ہو تو مجھے نہیں چاہئے کہ میں اس سے ٹھٹھا کروں یا چیں بہ جبیں ہوکر تیزی دکھاؤں یا بدنیتی سے اس کی عیب گیری کروں کہ یہ سب ہلاکت کی راہیں ہیں۔ کوئی سچا مومن نہیں ہوسکتا جب تک اُس کا دل نرم نہ ہو۔ جب تک وہ اپنے تئیں ہر یک سے ذلیل تر نہ سمجھے اور ساری مشیختیں دور نہ ہو جائیں خادم القوم ہونا مخدوم بننے کی نشانی ہے۔ اور غریبوں سے نرم ہوکر اور جھک کر بات کرنا مقبول الٰہی ہونے کی علامت ہے اور بدی کا نیکی کے ساتھ جواب دینا سعادت کے آثار ہیں۔ اور غصے کو کھالینا اور تلخ بات کو پی جانا نہایت درجے کی جواں مردی ہے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ یہ باتیں ہماری جماعت کے بعض لوگوں میں نہیں......

(شہادت القرآن روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ 395-96)

’’ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں۔ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور انکو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور انکی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کردیوے اور انکے ہم وغم دور فرماوے۔ اور انکی ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور انکی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل ورحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد انکا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا، یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین‘‘ (اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء۔ مجموعہ اشتہارات ج ا ص ۳۴۲)

’’سلسلہ بیعت میں داخل ہوکر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا، ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی اور چونکہ ہر یک کے لئے بباعث ضعف فطرت یا کمی مقدرت یا بعد مسافت یہ میسر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اٹھا کر ملاقات کے لئے آوے۔ کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی ایسا اشتعال شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے پر روا رکھ سکیں۔ لہذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں جسمیں تمام مخلصین اگر خدا چاہے بشرط صحت وفرصت وعدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہوسکیں۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات ج ا ص ۳۰۲)

115 واں جلسہ سالانہ قادیان 2006ء مورخہ 26-27-28 دسمبر کو منعقد ہوگا

احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 115 ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 26-27-28 دسمبر 2006ء (بروز منگل، بدھ، جمعرات) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ **مجلس مشاورت**:: جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی 18 ویں مجلس مشاورت سیدنا حضور انور کی منظوری سے مورخہ 29 دسمبر بروز جمعہ منعقد ہوگی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک للّٰہی جلسہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کرکے تیاری شروع کردیں اور جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی کیلئے دُعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے آمین۔ (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

پوپ صاحب کے جواب میں!

((6))

گزشتہ گفتگو میں ہم نے عرض کیا تھا کہ ہم پوپ صاحب کے اس اعتراض کا ذکر کریں گے جو انہوں نے اسلامی جہاد پر کیا ہے اور اسلامی جہاد کو ظالمانہ قرار دیا ہے۔ انشاء اللہ اس پر ہم ضرور روشنی ڈالیں گے لیکن اس سے پہلے بائیبل کے بعض وہ احکامات بیان کئے جاتے ہیں جن کی قرآن مجید نے اصلاح فرمائی ہے تاکہ پوپ صاحب کو معلوم ہو جائے کہ اسلام نے کیا کچھ نیا دنیا کے سامنے پیش کیا ہے اور وہ کون سا نور ہے جو قرآن اور صاحب قرآن کے ذریعہ سے پھوٹا ہے۔ قبل ازیں اللہ تعالیٰ اور انبیاء کرام علیہم السلام کے متعلق بائیبل کے خیالات بیان کئے جا چکے ہیں اب بائیبل کے بعض معاشرتی و معاشی احکامات اور عورتوں کے متعلق بائیبل کی تعلیمات اور بائیبل کی تجویز کردہ بعض سزاؤں کا کسی قدر ذکر کیا جائے گا۔

اس موقع پر ہم نہایت ادب سے عرض کرنا چاہتے ہیں کہ ذیل میں جس قدر بھی حوالہ جات درج کئے جائیں گے یا اب تک گزشتہ مضامین میں درج کئے جا چکے ہیں وہ یہود و نصاریٰ کی مقدس کتاب بائیبل یعنی عہد نامہ قدیم و جدید سے درج کئے گئے ہیں اگر کوئی صاحب یہودی یا عیسائیوں میں سے اس کا جواب لکھنا چاہیں تو ان کو بھی تمام تر حوالہ جات صرف قرآن مجید سے ہی دینا ہوں گے۔

بائیبل کی معاشرتی تعلیمات::

بائیبل کی معاشرتی تعلیمات میں پہلے نمبر پر یہودیوں کو یہ تعلیم دی گئی ہے کہ وہ وحدانیت پر عمل کریں لیکن ساتھ ہی معاشرے کے وہ لوگ جو بتوں کی پوجا کرتے ہیں ان کے متعلق ذکر ہے کہ ان کے بتوں کو توڑ ڈالا جائے۔ چنانچہ لکھا ہے:-

''تو ان کے معبودوں کو سجدہ مت کرنہ ان کی عبادت کرنہ ان کے سے کام کر بلکہ تو انہیں صاف ڈھادے اور ان کے بتوں کو توڑ ڈال'' (خروج:23/24) پھر لکھا ہے:-

''تم ان کی قربان گاہوں کو ڈھادو اور ان کے بتوں کو توڑ دو'' (خروج:34/13)

اسی طرح مشرکین کے متعلق لکھا ہے:-

''تم ان کے مذبحوں کو ڈھادو ان کے بتوں کو توڑ دو ان کے گھنے باغوں کو کاٹ ڈالو اور ان کی تراشی ہوئی مورتیں آگ میں جلا دو'' (استثنا:7/5)

اب دیکھئے قرآن مجید مشرکین کے بتوں کے متعلق کیا تعلیم دیتا ہے۔ قرآن مجید فرماتا ہے:-

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُوْنَ ۔ (الانعام: 109)

کہ تم ان معبودان کو جن کو مشرک خدا کے علاوہ پوجتے ہیں گالی مت نکالو اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ وہ بغیر علم کے اللہ کو گالیاں نکالیں گے اسی طرح ہم نے ہر قوم کو اس کے کام خوبصورت کر کے دکھائے ہیں۔ پھر ان کے رب کی طرف ان کو لوٹ کر جانا ہے تب وہ انہیں آگاہ کرے گا جو وہ کیا کرتے تھے۔

اب دیکھیں معبودان باطلہ کو توڑنا اور جلانا تو درکنار قرآن مجید ان کو برا بھلا کہنے سے بھی منع کرتا ہے۔ خود ہی سوچ لیجئے کہ آج کے دور میں کون سی تعلیم معاشرتی اعتبار سے قابل عمل ہے بائیبل کی تعلیم یا قرآن مجید کی اور یہی کام مسیح نے یہودی عالموں کے ساتھ کیا۔ انہوں نے بتوں کو تو نہیں توڑا البتہ یہودی عالم جو معبد میں بیٹھتے تھے ان کی چوکیاں جا کر الٹا دیں جس سے فساد پھیل گیا لکھا ہے:-

''اور یسوع خدا کی ہیکل میں گیا اور ان سب کو جو ہیکل میں خرید و فروخت کر رہے تھے نکال دیا اور صرافوں کے تختے اور کبوتر فروشوں کی چوکیاں الٹ دیں'' (متی:21/12)

دہشت گردی کو اسلام کی طرف منسوب کرنے والوں کو بائیبل کی اس تعلیم اور یسوع مسیح کے اس عمل پر غور کرنا چاہئے۔ حضرت مسیح بائیبل کی تعلیم پر عمل کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

''فقیہی اور فریسی موسیٰ کی گدی پر بیٹھے ہیں اس لئے جو کچھ وہ تمہیں مانتے کو کہیں مانو اور عمل میں لاؤ لیکن ان کے سے کام نہ کرو کیونکہ وہ کہتے ہیں پر کرتے نہیں۔ (متی 3-23/2)

بائیبل کی تعلیم ہے کہ شراب کو خداوند کے آگے گزرانو۔ چنانچہ لکھا ہے:-

''سب اچھے سے اچھا تیل اور اچھی سے اچھی مے اور گیہوں اور ان چیزوں کے پہلے پھل جنہیں وہ خداوند کو گزرانتے ہیں''

حضرت مسیح کے حق میں انجیل یوحنا میں لکھا ہے کہ وہ معجزہ کے طور پر شراب بنا کر پلایا کرتے تھے چنانچہ ایک شادی میں شراب کم ہو گئی تو حضرت مسیح نے معجزہ کے طور پر شراب بنا کر پلائی۔ (دیکھو یوحنا باب:2 آیت 1 تا 11)

اس کے مقابل پر قرآن مجید خدا کے حضور شراب کا چڑھاوا چڑھانا یا معجزوں کے طور پر شراب بنانا تو درکنار اس کو حرام اور نجس قرار دیا ہے۔ شراب کے متعلق فرماتا ہے کہ اس سے دشمنی اور عداوتیں پنپتی ہیں لہٰذا قرآن مجید نے شراب کو کلیۃً حرام قرار دیا ہے۔ (المائدہ:92-91)

بائیبل کے زمانہ میں غلامی کا رواج تھا لیکن بائیبل نے کہیں پر بھی غلامی کو ختم کرنے کی تعلیم نہیں دی بلکہ لکھا ہے کہ غلام کے کان کو ستالی سے چھیدا جائے۔ (خروج:23/24)

اور لکھا ہے کہ غلام کی جورو سے زبردستی شادی کر لی جائے۔ (خروج:2)

پھر اپنوں اور غیروں میں فرق کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اپنی قوم کو غلام نہیں بنانا بلکہ غیر قوموں کو بے شک غلام بناؤ۔ (احبار:46-39/25)

لیکن قرآن مجید نہ غیر قوموں کو غلام بنانے کا حکم دیتا ہے اور نہ اپنی قوم کو بلکہ قرآن مجید نے آہستہ آہستہ غلامی کو ختم کرنے کا حکم دیا ہے۔ اگر کوئی غلام آزاد ہونا چاہتا ہے تو اس سے تحریر لے کر اور اس کی محنت کی کمائی میں سے کچھ حصہ لے کر آزاد کر دینے کا حکم تھا۔ اور آگے کیلئے قرآن مجید نے یہ فیصلہ کر دیا کہ اگر خونریز جنگ ہو تو صرف اس وقت جنگی قیدیوں کو پکڑنا ہے۔ لیکن ان کو بھی احسان کر کے یا جنگ کا تاوان لیکر آزاد کر دینا ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ جو شخص کسی بھی آزاد شخص کو پکڑ کر غلام بنا کر بیچے گا تو وہ کبھی بھی جنت کی خوشبو نہیں سونگھ سکے گا۔ (بخاری کتاب البیع)

بائیبل میں لکھا ہے:-

''حرامی بچہ خداوند کی جماعت میں شامل نہیں ہوگا۔'' (استثناء:23/1) لیکن قرآن مجید نے فرمایا کہ اگر تمہارے معاشرے میں کچھ ایسے لوگ یا بچے ہوں جن کے باپ کا تم کو علم نہ ہو تو ان کے ساتھ بھی معاشرے میں بھائیوں جیسا یعنی برابری کا سلوک کرو۔ فرمایا: وَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ (الاحزاب:6)

اگر تم ان کے آباء کو نہ جانتے ہو تو پھر بھی وہ تمہارے دینی بھائی ہیں اور تمہارے دوست ہیں۔

بائیبل کے مطابق بیوہ اگر شادی نہ کرے تو بہتر ہے لکھا ہے:-'' بیوہ اگر بن بیاہی رہے تو سعادتمند ہے۔'' (قرنتیوں:9/40) لیکن قرآن مجید فرماتا ہے:- فَانْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ (النور:33) کہ تم میں سے جو بیوائیں ہو جائیں ضرور ان کے نکاح کر دیا کرو کیونکہ اس سے معاشرے میں پاکیزگی قائم رہتی ہے۔ چنانچہ اب عیسائی خود ہی غور کر لیں کہ آج کے اس دور میں کس تعلیم پر عملدرآمد کر رہے ہیں۔ قرآن مجید کی تعلیم پر یا انجیل کی تعلیم پر۔

اسی طرح بائیبل میں فرقوں اور قبیلوں میں شادی کرنے کا حکم ہے جبکہ یہ وہ طریقہ ہے جو قوموں میں تفریق پیدا کرتا ہے اور اس سے فرقہ واریت پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ ہندوؤں میں بھی یہی طریقہ ہے اور ہندو قوم آج تک فرقہ واریت کی لعنت سے اوپر نہیں اٹھ سکی۔ چنانچہ بائیبل میں لکھا ہے:-

''اور ہر ایک عورت جس کی میراث بنی اسرائیل کے ایک فرقہ میں ہے اپنے باپ ہی کے فرقہ سے ایک کے ساتھ بیاہ کرے۔'' (گنتی:36/8)

لیکن قرآن مجید فرماتا ہے کہ جب کوئی مسلمان ہو گیا تو پھر تمام فرقے بندیاں ختم ہو گئیں سب آپس میں شادیاں کر سکتے ہیں۔ قرآن مجید نے اصولی طور پر تمام دنیا کے مسلمانوں کو آپس میں شادیاں کرنے کی اجازت دی ہے بلکہ اہل کتاب سے بھی شادی کرنے کی اجازت دی ہے۔ ہاں صرف مشرکین سے شادی کرنے میں پابندی لگائی۔ (دیکھو سورۃ البقرہ:222 اور سورۃ المائدہ:6)

بائیبل کے بیان کے مطابق بنی اسرائیل خدا کی سب سے افضل مخلوق ہے اور باقی دوسرے درجے کے شہری ہیں بلکہ بعض اس سے بھی کمتر ہیں۔ چنانچہ بنی اسرائیل کے متعلق لکھا ہے کہ:

''تم خداوند اپنے خدا کے فرزند ہو'' (استثنا باب:14 آیت 1) پھر لکھا ہے:-

''کوئی عمونی یا موآبی خداوند کی جماعت میں دسویں پشت تک شامل نہ ہو'' (استثنا 3:24)

یہ بالکل وہی تعلیم ہے جو ہندوؤں کی منوسمرتی میں پائی جاتی ہے کہ اگر کوئی براہمن شودر سے شادی کر لے تو کوئی شودر کئی پشتوں تک بھی براہمنوں میں شامل نہیں ہو سکتا۔ پھر لکھا ہے:

''میں بنی اسرائیل کے درمیان سکونت کروں گا اور میں ان کا خدا ہوں گا۔'' (خروج 45:29)

پھر حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد کی اولاد سے تفریق کرتے ہوئے لکھا ہے:

''خدا نے موسیٰ کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ہارون اور اس کے بیٹوں کو کہہ کہ وہ بنی اسرائیل کی پاک چیزوں سے خود کو بچائے رکھیں اور میرے نام کو ان چیزوں کی بابت جنہیں وہ میرے لئے مقدس کرتے ہیں بے حرمت نہ کریں۔'' (احبار باب 22 آیت 2-1)

ادھر قرآن مجید یہ نہیں فرماتا کہ اللہ صرف مسلمانوں کا خدا ہے بلکہ قرآن مجید کی دوسری آیت میں ہی فرمایا:
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کہ تمام تعریفیں اس خدا کی ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے اس آیت قرآنی کی

باقی صفحہ 15 پر دیکھیں

خطبہ جمعہ

احمدی جو مالی قربانی کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کرتا ہے اور اس کا مال نیک ذرائع سے کمایا ہوا مال ہوتا ہے

گزشتہ سال میں تحریک جدید میں مالی قربانی پیش کرنے کے لحاظ سے پاکستان نمبر ایک پر رہا امریکہ دوم اور برطانیہ تیسرے نمبر پر رہا۔تحریک جدید کے نئے مالی سال کا اعلان

مالی قربانی کے علاوہ تحریک جدید کے دیگر مطالبات میں سے بعض کا تذکرہ اور جماعتوں کو حسب حالات ان کی طرف توجہ دینے کے لئے تاکیدی نصیحت

تحریک جدید کے ابتدائی مبلغین اور البانیہ کے پہلے احمدی شہید شریف دوتسا صاحب کا ذکر خیر۔

برطانیہ کی مختلف جماعتوں کی تحریک جدید میں مالی قربانی کا قدرے تفصیلی جائزہ

پاکستان کے احمدیوں کی عظیم الشان قربانیوں پر خراج تحسین اور اس راہ پر آگے بڑھتے چلے جانے کی نصیحت

اللہ تعالیٰ کبھی یہ قربانیاں ضائع نہیں کرے گا۔ انشاء اللہ وہ دن دور نہیں جب راستے کی ہر روک خس و خاشاک کی طرح اُڑ جائے گی۔لیکن اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی قربانیوں کو دعاؤں میں سجا کر پیش کرتے رہیں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 3 رنومبر 2006ء بمطابق 3 رنبوت 1385 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ۔

(البقرة :283)

آج میں تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے مالی قربانی کے حوالے سے کچھ کہوں گا۔آج عمومی طور پر جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقصد کو سمجھتے ہوئے خلفاء وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس قابل ہوگئی ہے جہاں وہ ہر قسم کی قربانی کے فلسفے کو سمجھتی ہے۔آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے افراد جماعت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کے بعد اس بات کا فہم حاصل کرنے کے قابل ہو گئے ہیں کہ الٰہی جماعتوں کی ترقی کے لئے جان، مال، وقت اور عزت کی قربانی انتہائی اہم ہے۔بعض سختیوں اور امتحانوں اور قربانیوں میں سے گزر کر ہی پھر اس منزل کے آثار نظر آتے ہیں جس کے لئے اللہ تعالیٰ کا ایک مومن بندہ الٰہی جماعت میں شامل ہوتا ہے۔قربانیوں کے معیار حاصل کرنے سے ہی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔

پس یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ آج ہمیں اللہ تعالیٰ محض اور محض اپنے فضل سے اس بات کا موقع دے رہا ہے کہ ہم فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَات کی روح کو سمجھتے ہوئے نیکی کے مواقع حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور کوشش کرنی چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ یہی تمہارا مطمح نظر ہونا چاہئے۔اگر صالحین میں شمار ہونا ہے تو پھر کوشش کرکے ہی نیکیوں میں آگے بڑھنا ہوگا تبھی تم یہ مرتبہ پاسکتے ہو۔ہمیشہ یاد رکھو کہ جب اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوگے تو ان قربانیوں اور نیکیوں سے ہی اللہ کے فضل سے اللہ کا قرب پاؤ گے۔یہ مالی اور جان کی قربانیاں تمہاری فلاح کا ذریعہ بنیں گی۔ہمیشگی کی زندگی تمہیں ان قربانیوں سے ہی حاصل ہوگی۔پس آج اللہ تعالیٰ کے حکموں کا یا دراک اللہ تعالیٰ کے فضل سے اگر حاصل ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو حاصل ہے۔آج دین کی خاطر اگر وقت کی قربانی کوئی دے رہا ہے تو وہ احمدی ہے۔آج دین کی خاطر اگر اولاد کی قربانی کوئی دے رہا ہے تو وہ احمدی ہے۔آج دین کی خاطر اگر مال کی قربانی کوئی دے رہا ہے تو وہ احمدی ہے۔آج دین کی خاطر اُس روح کو سمجھتے ہوئے اور اُس تعلیم پر عمل کرتے ہوئے جس کی طرف ہمیں زمانے کے امام نے توجہ دلائی ہے اور اس راستے پر ڈالا ہے اور دین پر مضبوطی سے قائم کیا ہے، کوئی جان کی قربانی دے رہا ہے تو وہ احمدی ہے۔پس یہ ہماری کتنی خوش قسمتی ہے کہ آج اللہ تعالیٰ نے ہمیں آخرین کے گروہ میں شامل کرکے ان پہلوں سے ملایا ہے جو دین کی خاطر عظیم قربانیاں دیتے چلے گئے۔

ہمارا بھی فرض بنتا ہے کہ ہم اپنی حالتوں پر ہر وقت نظر رکھتے ہوئے ان پہلوں کی قربانی کو ہر وقت سامنے رکھیں جنہوں نے اپنا سب کچھ اللہ تعالیٰ کی خاطر قربان کر دیا۔تبھی ہم اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق ان فضلوں کے وارث ٹھہریں گے، اس کا قرب پائیں گے، اپنی دنیا و آخرت سنواریں گے اور آگے اپنے بچوں کی ہدایت کے سامان پیدا کریں گے۔پس آج ہم سب جو یہ قربانیاں کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کریں یا حاصل کر سکیں تو اب ہمیں اپنی ہر قربانی کو خدا تعالیٰ کے حکموں کے تابع کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔اس بات کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے کیا چاہتا ہے۔اگر ہم نے اس بات کو نہ سمجھا کہ اللہ تعالیٰ ہم سے کیا چاہتا ہے تو ہمارا یہ دعویٰ بالکل کھوکھلا دعویٰ ہے کہ آج ہم ہر قسم کی قربانیوں کا فہم و ادراک رکھتے ہیں یا یہ کہ صرف احمدی کو یہ فہم حاصل ہے اور احمدی کی قربانی کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا۔

دنیا میں دوسرے مسلمان بھی قربانیاں کرتے ہیں یا یہ کہنا چاہئے کہ دوسروں کے لئے اپنا مال خرچ کرتے ہیں، غریبوں کی مدد کرتے ہیں۔لوگوں کی ہمدردی اور ان کی مدد کے لئے انہوں نے ادارے بھی کھولے ہوئے ہیں۔عیسائیوں نے، یہودیوں نے اور دوسرے مذہب والوں نے بڑی بڑی تنظیمیں بنائی ہوئی ہیں جہاں وہ غریبوں کی مدد کرتے ہیں اور بہت کرتے ہیں۔لیکن اس سب خدمت اور ہمدردی کے پیچھے وہ جذبہ نہیں ہے کہ خدا کی رضا حاصل کرنی ہے۔اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اس لئے یہ سب خدمت کرنی ہے۔عارضی طور پر متاثر ہو کر کسی چیریٹی میں مدد تو کردیں گے۔لیکن یہ جذبہ نہیں کہ اللہ کا حکم ہے اس لئے مدد کرنی ہے یا اللہ کے نام کو دنیا میں پھیلانے کے لئے خرچ کرنا

ہے۔ اللہ کی مخلوق کی خدمت اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کرنی ہے۔ بعض لوگ دولت بھی ایسے ذرائع سے کماتے ہیں جو کسی لحاظ سے بھی جائز نہیں ہے۔ ان کے دولت کمانے کے ذریعے ناجائز ذریعے ہوتے ہیں لیکن اپنی کمپنیوں کے بجٹ میں چیریٹی کے لئے بھی کچھ رقم مختص کر دیتے ہیں تا کہ حکومت کے ٹیکسوں سے چھوٹ مل جائے۔ تو یہ سب قربانیاں جو کی جارہی ہوتی ہیں یا ان کے خیال میں جو قربانیاں کی جارہی ہوتی ہیں یہ عارضی اور سطحی اور اکثر اوقات دنیا دکھاوے کے لئے بھی ہوتی ہیں۔

لیکن ایک احمدی کی جو قربانی ہے اور جو ہونی چاہئے اس کا مقصد جیسا کہ میں نے کہا، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کرنا ہے اور اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ یہ کرو۔ اللہ تعالیٰ نے ایک مومن کی یہ ذمہ داری قرار دی ہے کہ وہ بنی نوع انسان کی خدمت کرے اور اگر مالی قربانی کر رہا ہے تو وہ بھی جائز ذرائع سے کمائی ہوئی آمد سے کرے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَیْرٍ فَلِاَنْفُسِکُمْ یعنی جو کچھ بھی تم اپنے اچھے مال میں سے خرچ کرتے ہو وہ تمہیں فائدہ دے گا، وہ تمہارے فائدہ کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خیر کا لفظ استعمال کر کے ہمیں یہ توجہ دلا دی ہے کہ تم جو مالی قربانیاں کرو، ایک تو یہ کہ محنت سے اور جائز ذرائع سے کمائے ہوئے مال میں سے کرو، یہ نہیں کہ شراب کی دکانوں پر کام کر کے یا سؤر بیچنے والی دکانوں پر کام کر کے یا پھر کوئی ایسا کام کر کے جو غیر قانونی ہو، پیسہ کما کر اس پر چندہ دے دو یا جس طرح ناجائز منافع خور کرتے ہیں کہ ناجائز پیسہ کما کر تھوڑی سی رقم غریبوں پر خرچ کر دی یا حج کر لیا اور سمجھ لیا کہ پیسہ پاک ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھے ایسا پیسہ نہیں چاہئے۔ اللہ کی راہ میں جو تم خرچ کرو اس میں خیر ہونی چاہئے۔ وہ جائز ہونا چاہئے اور پھر تم جو یہ جائز پیسہ کما رہے ہو اس پر چندہ بھی اپنی حیثیت کے مطابق ہی دو، یہ نہیں کہ آمد تو لاکھ روپے ہے اور چندہ دس روپے دیا اور سمجھ لیا کہ میں نے قربانی کا حق ادا کر دیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھے رقم کی ضرورت نہیں ہے، میں غنی ہوں۔ اس قربانی کے ذریعے سے میں تمہیں آزما رہا ہوں کیونکہ یہ سب تمہارے ہی فائدے کے لئے ہے۔ پس یہ جو فرمایا فَلِاَنْفُسِکُمْ۔ قربانی کرتے ہوئے یہ فقرہ تمہارے ذہن میں رہنا چاہئے اور جب یہ سوچ ہوگی تو اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھو کہ تم اس حکم پر چل رہے ہو کہ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْہِ اللّٰہِ کہ تم اللہ کی رضا جوئی کے سوا کچھ خرچ نہیں کرتے اور جو اللہ کی رضا کے لئے خرچ کرتا ہے اس کے بارے میں فرمایا یُوَفَّ اِلَیْکُمْ وہ بھرپور طریقے سے تمہیں لوٹایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ادھار نہیں رکھتا، تمہاری بھلائی کے لئے تم سے قرض مانگتا ہے تو سات سو گنا کر کے تمہیں واپس لوٹاتا ہے۔ لیکن یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ سے کچھ چھپایا نہیں جا سکتا، وہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔ پاک مال ہوگا، اس کی رضا کے حاصل کرنے کے لئے ہوگا تو بڑھا کر لوٹایا جائے گا۔ ناجائز مال اور دھوکے سے یا غلط طریقے سے کمائے ہوئے مال کی اللہ تعالیٰ کو ضرورت نہیں، وہ اس کو قبول نہیں کرے گا۔

یہ اللہ تعالیٰ کا احمدیوں پر بڑا احسان ہے کہ ہر احمدی مالی قربانی کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کرتا ہے اور اس کا نیک ذرائع سے ہی کمایا ہوا مال ہوتا ہے۔ بعض دفعہ بعض لوگ غلط فہمی میں بعض کام کر جاتے ہیں لیکن عموماً نیک مال کی اور قربانی کی قبولیت کی تصدیق بھی فوری ہو جاتی ہے۔

میں جانتا ہوں بعض زمیندار ہیں وہ اپنا چندہ عام بھی دیتے ہیں اور پوری شرح سے بلکہ شاید زائد دے دیتے ہیں کیونکہ پہلے بجٹ لکھوا دیتے ہیں، تحریک جدید وغیرہ میں بھی اس امید پر بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں کہ فصل یا باغ کی آمد ہو جائے گی اور بظاہر ایسی آمد والی فصل نہیں ہوتی لیکن اللہ تعالیٰ برکت ڈال دیتا ہے۔ وہ اپنے وعدے بڑھا کر لکھوا رہے ہوتے ہیں اور بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ احمدی زمیندار کی فصل ساتھ والے ہمسایوں سے بہت اچھی ہوتی ہے، بہت بہتر ہوتی ہے۔ مجھے کئی زمینداروں نے اپنے واقعات سنائے ہیں، غیر آ کر پوچھتے ہیں کہ تمہاری فصل بظاہر ہمارے جیسی تھی، کیا وجہ ہے کہ ایسی اچھی نکل آئی ہے تو احمدی زمیندار کا یہی جواب ہوتا ہے کہ کیونکہ اس میں اللہ کا حصہ ہے اس لئے بہتر نکل آئی ہے۔ اس لئے ہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو خرچ کر رہے ہیں وہ اپنے وعدے کے مطابق اُسے بہتر کر کے ہمیں لوٹا رہا ہے۔ اسی طرح کاروبار میں اللہ تعالیٰ برکت ڈال دیتا ہے۔ جو چندہ دینے والے ہیں ان کے کاروباروں میں بہت برکت ہوتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ جو یہ نمونے ہمیں دکھاتا ہے تو یہ دکھا کر اپنے بندوں کے ایمانوں کو مضبوط کرتا ہے اور اس یقین پر قائم کرتا ہے کہ یہاں جو اس طرح انعامات ہو رہے ہیں تو اگلے جہان کے بارے میں جو انعامات کی نوید سنائی ہے وہ بھی غلط نہیں ہے وہ بھی یقیناً سچی ہے۔

آج پرانے احمدی خاندانوں میں سے بہت سے اس بات کے گواہ ہیں کہ ان کے باپ دادا نے جو قربانیاں دی تھیں اللہ تعالیٰ نے ان کی اولادوں کو کتنا نوازا ہے بعض بزرگوں کی قربانیاں تو پھلوں سے اس قدر لدی ہوئی ہیں کہ اولادوں کے لئے انہیں سنبھالنا مشکل ہے۔ جن کو اس بات کا پتہ ہے یا ادراک ہے کہ یہ فضل ان قربانیوں کا نتیجہ ہیں وہ پھر اللہ سے سودا کرتے ہیں اور بڑھ چڑھ کر مالی قربانی پیش کرتے ہیں۔ تو یہ ہیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ سودے کہ وہ سات سو گنا بلکہ اس سے بھی زیادہ بڑھاتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ کی قوت قدسیہ سے جو انقلاب آیا اور صحابہؓ نے اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے جان، مال کی جو قربانیاں کیں وہ ہمیں آپ کے غلام صادق کی جماعت میں بھی نظر آتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں بھی جب ضرورت پڑی، کسی نے اپنے بیٹے کے کفن کی رقم چندے میں بھیج دی، کسی نے اپنی پس انداز کی ہوئی تمام رقم دینی ضروریات کے لئے چندہ میں دے دی، کسی نے اپنی تمام آمد اللہ تعالیٰ کے مسیح کے قدموں میں لا کر ڈال دی یہاں تک کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کہنا پڑا کہ بس آپ لوگ بہت قربانیاں کر چکے ہیں، کافی ہیں، مزید کی ضرورت نہیں۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد خلفاء کی طرف سے جب بھی کوئی تحریک ہوئی افراد جماعت نے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے مالی قربانیوں کے اعلیٰ معیار قائم کئے۔

ابھی کل ہی مجھے ایک دوست کا خط ملا ہے کہ میں سوچ رہا تھا کہ تحریک جدید کا نیا سال شروع ہونے والا ہے، مَیں اپنا وعدہ تین ہزار روپے لکھواؤں اور بیوی بچوں کی طرف سے اور بزرگوں کی طرف سے ملا کے مَیں اس سال اس کو بڑھا کر پانچ ہزار کر دیتا ہوں۔ تو کہتے ہیں خیال آیا کہ ادا کس طرح ہوگا؟ لیکن مَیں نے یہ ارادہ کر لیا تھا کہ مَیں نے بہرحال اللہ کی توفیق سے انشاء اللہ، اتنا ہی یعنی پانچ ہزار روپے کا وعدہ لکھوانا ہے۔ کہتے ہیں اتنے میں ایک صاحب آئے اور ایک لفافہ مجھے دے گئے، کھولا تو اس میں تین ہزار روپے تھے، کسی نے عید کے تحفے کے لئے بھیجے تھے۔ تو کہتے ہیں مَیں اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر کر رہا تھا کہ ابھی تو سوچا ہی تھا کہ بڑھانا ہے تو اللہ تعالیٰ نے نواز دیا۔ اسی دوران پھر ایک اور صاحب آئے، ایک لفافہ آیا جس میں پانچ ہزار روپے تھے، باہر سے کسی دوست نے ان کو تحفہ بھیجا تھا۔ تو کہتے ہیں کہ مَیں نے سوچا کہ ابھی تو مَیں نے ارادہ ہی کیا ہے کہ وعدہ بڑھانا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش شروع ہو گئی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ جس طرح اس نے فرمایا ہے بھرپور کر کے لوٹاتا ہے تو انہوں نے کہا چلو جب اس طرح آ رہا ہے تو وعدہ ہی پانچ ہزار کی بجائے دس ہزار کر دو اور پھر اپنی بیوی سے کہا کہ مَیں نے تو یہ وعدہ کیا تھا اور اللہ تعالیٰ کا یہ سلوک شروع ہوا ہے، تمہارا کیا ارادہ ہے؟ بیوی نے بھی اپنا وعدہ بڑھایا کہ میرا بھی اتنا لکھوا دیں۔ میں ان کو ذاتی طور پر بھی جانتا ہوں ان کے ذرائع ایسے نہیں ہیں کہ آسانی سے اتنا دے سکیں، لیکن کیونکہ اللہ تعالیٰ کی باتوں کا فہم و ادراک ہے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی پر یقین ہے، دین کی ضرورت کا خیال ہے، خلافت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ کے انعاموں میں سے ایک انعام سمجھتے ہیں، اس لئے بے خوف ہو کر یہ قدم اٹھایا۔ اللہ تعالیٰ ان کے اور ایسے بہت سے دوسرے لوگوں کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ان قربانیوں کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔

مالی جائزہ پیش کرنے کے سے پہلے میں ایک بات کی طرف توجہ دلانی چاہتا ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب تحریک جدید کا آغاز فرمایا تو اس وقت بھی اور اس کے بعد بھی مختلف سالوں میں اس تحریک جدید کے بارے میں جماعت کی رہنمائی فرماتے رہے کہ اس کے کیا مقاصد ہیں اور کس طرح ہم ان مقاصد کو حاصل کر سکتے ہیں۔ اس وقت شروع میں آپؓ نے جماعت کے سامنے 19 مطالبات رکھے اور پھر بعد میں مزید بھی رکھے۔ یہ تمام مطالبات ایسے ہیں جو تربیت اور روحانی ترقی اور قربانی کے معیار بڑھانے کے لئے بہت ضروری ہیں اور آج بھی اہم ہیں، جماعتوں کو اس طرف بھی توجہ دینی چاہئے۔

مثلاً پہلا مطالبہ سادہ زندگی کا ہے۔ آج جب مادیت کی دوڑ پہلے سے بہت زیادہ ہے اس طرف احمدیوں کو بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ سادگی اختیار کر کے ہی دین کی ضروریات کی خاطر قربانی دی جا سکتی ہے۔ بعض لوگوں کو بلا ضرورت گھروں میں بے تحاشا مہنگی سجاوٹیں کرنے کا شوق ہوتا ہے، سجاوٹ تو ہونی چاہئے، صفائی بھی ہونی چاہئے، خوبصورتی بھی ہونی چاہئے لیکن بعض لوگوں کا خیال ہے کہ سجاوٹ صرف مہنگی چیزوں سے ہی ہوتی ہے۔ تو بہت سارے ایسے بھی ہیں جو پیسے جوڑتے ہیں تا کہ سجانے کی فلاں مہنگی چیز خریدی جائے، بجائے اس کے کہ یہ پیسے جوڑیں کہ فلاں کام کے لئے چندہ دیا جائے۔ پھر شادیوں، بیاہوں پر فضول خرچیاں ہوتی ہیں۔ اگر یہی رقم بچائی جائے تو بعض غریبوں کی شادیاں ہو سکتی ہیں، مساجد کی تعمیر میں دیا جا سکتا ہے، اور کاموں میں دیا جا سکتا ہے، مختلف تحریکات میں دیا جا سکتا ہے۔

پھر آپؓ نے اس وقت ایک یہ مطالبہ بھی کیا کہ دشمن کے گندے لٹریچر کا جواب تیار کیا جائے۔ آجکل بھی اسلام پر، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حملے ہو رہے ہیں۔ اکثر ملکوں میں خدام الاحمدیہ کے ذریعہ سے مجلس سلطان القلم اچھی آرگنائز ہے، ۔ لیکن ابھی بھی اس میں بہتری کی گنجائش ہے۔ پھر آجکل مغربی معاشرے میں نام نہاد صوفی ازم بہت چلا ہوا ہے اس سے متاثر ہو کر مغرب میں نوجوان غلط راہوں پر چل پڑے ہیں۔ مغربی معاشرے میں خدا تعالیٰ کی ذات کو بھی بہت نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ پچھلے دنوں کسی نے ایک کتاب بھی لکھی جو کرسمس سے پہلے آئی اور یہاں کی بہترین کتاب، بیسٹ سیلر (Best Seller) کتاب کہلاتی ہے، اس میں بھی اللہ تعالیٰ کے وجود کی نفی اور اللہ تعالیٰ کی ذات کی نفی کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ خدا تعالیٰ کے وجود سے انکار بھی یہاں مغرب میں فیشن بنتا جا رہا ہے۔ تو جماعتی پروگرام کے تحت بھی اور ذیلی تنظیموں کو بھی اس چیز پر نظر رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ اپنے بچے، لڑکے، نوجوان بچیاں ان چیزوں سے متاثر نہ ہوں۔ اس کے جواب کے پروگرام بنائیں۔ صرف یہ کہنا کہ نہیں، فضول ہے اس کی بجائے باقاعدہ دلیل کے ساتھ جواب تیار ہونے چاہئیں۔ جو مختلف سوال اٹھ رہے ہیں وہ یہاں مرکز میں بھی بھجوائیں، مجھے بھی بھجوائیں تا کہ ان کے ٹھوس جواب بھی تیار کئے جائیں۔

پھر ایک مطالبہ وقف عارضی کا ہے اس طرف بھی توجہ کی ضرورت ہے۔ باہر کی دنیا میں (باہر سے مراد یورپ اور مغربی ممالک، افریقہ وغیرہ) اگر آرگنائز کر کے اس مطالبے پر سارے نظام پر کام کیا جائے تو اپنوں کی تربیت کے

لحاظ سے بھی اور تبلیغ کے لحاظ سے بھی بہت بہتری پیدا ہوگی، جماعتیں اس طرف بھی توجہ کریں۔

پھر وقف بعد از ریٹائرمنٹ ہے۔ ان مغربی ممالک میں بھی جماعتی ضروریات بڑھ رہی ہیں اور یہاں کیونکہ حکومت کی طرف سے، اداروں کی طرف سے سہولتیں ملتی ہیں اس لئے جو احمدی ریٹائرمنٹ کے بعد یہ سہولیات لے رہے ہیں ان کو اپنے آپ کو جماعتی خدمات کے لئے پیش کرنا چاہئے۔ جماعت سے مالی مطالبہ نہ ہو کیونکہ ان کی ضروریات تو ان سہولتوں سے جو وہ حکومت سے یا اداروں سے لے رہے ہیں یا پنشن وغیرہ سے جو رقم ملی ہے اس سے پوری ہو رہی ہیں۔ بعض لوگ تو ریٹائرمنٹ کے بعد دوبارہ کام تلاش کرتے ہیں کیونکہ بعض ایسی ذمہ داریاں ہوتی ہیں جن کو پورا کرنا ہوتا ہے، بچے وغیرہ ابھی پڑھ رہے ہوتے ہیں۔ تو بہر حال جن کی ذمہ داریاں ایسی نہیں ہیں اور اگر صحت اچھی ہے تو ان کو اپنے آپ کو جماعتی خدمات کے لئے رضا کارانہ طور پر پیش کرنا چاہئے۔ لیکن بعض دفعہ ذہنوں میں یہ بات آجاتی ہے کہ شاید ہم رضا کارانہ کام کر کے جماعت پر کوئی احسان کر رہے ہیں، تو اگر اپنے آپ کو پیش کرنا ہو تو اس سوچ کے ساتھ آئیں کہ اگر ہم سے کوئی جماعتی خدمت لے لی جائے تو جماعت اور خدا تعالیٰ کا ہم پر احسان ہوگا۔

ایک مطالبہ نوجوانوں کا بیکاری کی عادت ختم کرنے کا تھا۔ یہ بھی بڑی خطرناک بیماری ہے اور بڑھتی جا رہی ہے۔ پاکستان میں بعض بے کار نوجوان اس لئے بے کار ہیں کہ یا تو ان کے جو رشتہ دار، والدین، بھائی وغیرہ باہر ہیں وہ باہر سے رقم بھیج دیتے ہیں اس لئے ذمہ داری کا احساس نہیں۔ یا اس امید پر بیٹھے ہیں کہ باہر جانا ہے۔ اب باہر جانا بھی اتنا آسان نہیں رہا، ان لوگوں کو بھی غلط امیدوں پر نہیں بیٹھنا چاہئے۔ اور جو آتے ہیں ان کے بھی یہاں اتنی آسانی سے کیس پاس نہیں ہوتے۔ اس لئے بلاوجہ وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے اور دھوکے میں نہ رہیں۔ اپنے نفس کو دھوکہ نہ دیں اور اپنے آپ کو سنبھالیں۔ جماعت اور ذیلی تنظیموں کو بھی اس بارے میں معین پروگرام بنانا چاہئے اور نوجوانوں کو سنبھالنا چاہئے۔ یہ لوگ جو فارغ بیٹھے ہیں، فارغ بیٹھے یہ مطالبے کر رہے ہوتے ہیں کہ ہمارا کسی طرح باہر جانے کا انتظام ہو جائے، بعض لڑکوں کے ماں باپ لکھ رہے ہوتے ہیں کہ ہمارے حالات خراب ہیں باہر بلوا لیں۔ باہر بلوانا کون سا آسان ہے۔ یا ہماری شادی باہر کروا دیں یا جو بھی ذریعہ ہو۔ اور ایسے لوگوں میں سے جب کسی کی شادی یہاں ہو جاتی ہے اور یہاں آجاتے ہیں تو جب ان ملکوں میں ان کا Stay پکا ہو جاتا ہے تو پھر بیویوں پر ظلم کرنے شروع کر دیتے ہیں یا چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ بھی ایک غلط رَو خاص طور پر پاکستان میں اور ہندوستان میں چل پڑی ہے۔ ایسے نوجوانوں کو مَیں کہتا ہوں کہ اپنے ملک میں محنت کی عادت ڈالیں اور محنت کر کے کھائیں۔ اس دوران میں اگر باہر کا کوئی انتظام ہو جاتا ہے تو ٹھیک ہے لیکن صرف اس لئے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کے بیٹھے رہنا کہ باہر جانا ہے، اس سے بہت ساری غلط قسم کی عادتیں پیدا ہو جاتی ہیں اور بہت ساری برائیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور پھر وہ برائیاں معاشرے میں، اس ماحول میں پھیلنی شروع ہو جاتی ہیں۔

اسی طرح بعض ایسے ہیں جو یہاں آکر بھی ہنر نہیں سیکھتے، زبان نہیں سیکھتے، اور ذرا سی کوئی تکلیف ہو جائے تو بیماری کا بہانہ کر کے گھر بیٹھ جاتے ہیں۔ کیونکہ مدد مل جاتی ہے اس لئے کام نہیں کرتے۔ بیکاری کی عادت کے خلاف ایسی مہم یہاں بھی چلانے کی بہت ضرورت ہے۔

بہر حال یہ چند مطالبات میں نے بیان کئے ہیں، جماعتیں اپنے حالات کے مطابق جائزہ لیں اور دیکھیں کہ اس وقت کس مطالبے کی طرف یا کتنے مطالبات کی طرف اپنے مقامی حالات کے لحاظ سے خاص طور پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اس سے جہاں معاشی اور معاشرتی مسائل حل ہوں گے وہاں جماعتوں میں تربیت اور قربانی کے معیار بھی بڑھیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی میں ایک سچے احمدی کی روح پیدا فرمائے۔

اب میں کچھ کوائف پیش کرتا ہوں۔ تحریک جدید کا یہ سال جو اکتوبر میں ختم ہوا ہے، اس میں جماعتوں کی طرف سے جو رپورٹس آئی ہیں (تقریباً بڑی جماعتوں کی رپورٹس تو آ ہی جاتی ہیں، بعض دفعہ چھوٹی جماعتیں رہ جاتی ہیں)۔ اس کے مطابق تحریک جدید کی کل وصولی 35 لاکھ پانچ ہزار پاؤنڈ کی ہے۔ الحمدللہ۔ اور اللہ کے فضل سے جماعتوں کی مجموعی رپورٹ میں وصولی کے لحاظ سے پاکستان نمبر ایک پہ ہے، پھر امریکہ ہے، پھر تیسرے نمبر پہ برطانیہ، پھر جرمنی، پھر کینیڈا، پھر انڈونیشیا، پھر ہندوستان، آسٹریلیا، بلجیم، ماریشس اور سوئٹزرلینڈ۔ افریقہ کے ممالک میں نائیجیریا پہلے نمبر پہ ہے۔ لیکن غانا کی طرف سے میرا خیال ہے رپورٹ نہیں آئی، غانا والوں کو بھی ذرا تھوڑا سا اپنے آپ کو ایکٹو (Active) کرنا چاہئے۔ ایک میدان میں ذرا تیز ہوتے ہیں تو دوسرے میدان کو بھول جاتے ہیں۔ جماعتوں میں رپورٹیں بھجوانے کی جو کمزوری ہے اس طرف بھی توجہ دینی چاہئے اور باقاعدہ رپورٹس بھجوایا کریں۔

چندہ تحریک جدید ادا کرنے والوں کی جو تعداد ہے، اس میں جو افراد شامل ہوئے ان کی تعداد 4 لاکھ 82 ہزار 460 ہے، جو گزشتہ سال سے 40 ہزار زیادہ ہے۔

اسی طرح دفتر اول کا میں نے اعلان کیا تھا کہ اس میں کھاتے جاری کئے جائیں، تو اللہ کے فضل سے تمام کھاتہ جات جاری ہو چکے ہیں۔

پاکستان والوں کا اوّل دوم سوم کا ایک علیحدہ مقابلہ بھی ہوتا ہے۔ (پاکستانی خاص طور پر بڑے شوق سے سن رہے ہوتے ہیں) تو پاکستان کی جماعتوں میں اوّل لاہور ہے، دوم ربوہ اور سوم کراچی اور جماعتوں میں راولپنڈی اور پھر اسلام آباد، فیصل آباد، ملتان، کوئٹہ، کنری۔ یہ کنری چھوٹی سی جماعت ہے اور غریب بھی ہے، ان لوگوں کی آمد کا معیار اتنا اچھا نہیں ہے۔ کچھ کاروباری ہیں اور کچھ زمیندار بھی ہیں، یہاں پانی کی بہت کمی رہتی ہے اس کے باوجود میرے خیال میں ان لوگوں کی قربانی کا معیار اللہ کے فضل سے بہت اچھا ہے۔ پھر پشاور ہے، پھر بہاولپور ہے، خانیوال ہے، ڈیرہ غازی خاں ہے۔ اور ضلعوں میں سیالکوٹ، سرگودھا، گوجرانوالہ، میرپور خاص، شیخوپورہ، بہاولنگر، حیدرآباد، نارووال، اوکاڑہ، سانگھڑ اور قصور۔

اس دفعہ مَیں نے یہاں U.K. کا بھی تھوڑا سا جائزہ لیا ہے۔ آپ کو بھی ذرا تھوڑا سا جھنجوڑا جائے۔ دیکھتے ہیں اس جائزے کے بعد آپ شرمندہ ہوتے ہیں یا مجھے شرمندہ ہونا پڑے گا۔ بریڈفورڈ کا جو جائزہ سامنے آیا ہے ان کی وصولی گزشتہ سال 14 ہزار 500 پاؤنڈ تھی، اس سال پچھلے سال سے ایک ہزار پاؤنڈ کم ہو گئی۔ قدم آگے بڑھنے کی بجائے پیچھے کی طرف ہے، ترقیٔ معکوس ہو گئی ہے۔ اور پچھلے سال انہوں نے پر ہیڈ (Per Head) 49 پاؤنڈ سے زیادہ چندہ دیا تھا۔ اور اس سال وہ چندہ بھی گر کے 22 پاؤنڈ رہ گیا ہے۔ پھر تحریک جدید میں تعداد بھی نصف سے کم شامل ہے۔ ایک وجہ یہ پیش کریں گے کہ ہم مسجد بنا رہے ہیں جس کی خاطر بڑی قربانیاں ہو رہی ہیں۔ بڑی اچھی بات ہے، ضرور بنائیں لیکن مسجدیں دنیا میں ہر جگہ بن رہی ہیں اور قربانیاں بھی بڑھ رہی ہیں۔

پھر میں نے ایک اور جماعت برمنگھم کا بھی جائزہ لیا۔ اس میں بھی شامل ہونے والوں کی تعداد بہت کم ہے۔ پچھلے سال یہاں 53.96 پاؤنڈ پر ہیڈ (Per Head) ادائیگی تھی اور اس سال شکر ہے 54.62 ہے اور ٹوٹل میں بھی تقریباً سات آٹھ سو پاؤنڈ کی رقم کا تھوڑا اضافہ ہوا ہے۔ حالانکہ برمنگھم میں تو فی الحال کسی مسجد کا بہانہ بھی نہیں ہے۔

لندن میں میں نے ایک جائزہ یہ لیا کہ یہاں جو جماعتیں ہیں، میری خواہش تھی اور اس خواہش کے مطابق ہی نتیجہ نکلا ہے کہ ان میں سے مسجد فضل کی ادائیگی سب سے بہتر ہے۔ اور فی کس ادائیگی 101 پاؤنڈ ہے۔ حالانکہ یہاں بھی وہی کمائی کرنے والے، اسی طرح کے لوگ رہتے ہیں۔ تو یہ سب سے بڑھ کے ہے۔ اور میرا خیال ہے سارے انگلستان میں سب سے زیادہ بڑھ کے ادائیگی کرنے والے مسجد فضل کے حلقے کے ہیں اور انہوں نے ٹوٹل وصولی میں اضافہ بھی تقریباً ڈیڑھ ہزار سے زائد کا کیا ہے۔

بیت الفتوح والوں کا فی کس چندہ پچھلے سال سے گر گیا ہے۔ 34 پاؤنڈ تھا اور اس سال 23 پاؤنڈ رہ گیا ہے۔ یہاں ان پر کون سا خاص بوجھ پڑا ہے۔

ٹوٹنگ کی جماعت کے چندہ دینے والوں کی تعداد تو بڑھ گئی، گزشتہ سال 255 چندہ دینے والے تھے اور اس سال 382 ہیں لیکن فی کس چندہ کی ادائیگی 4 پاؤنڈ کم ہو گئی ہے۔ تو یہ ہے آپ کا جائزہ۔ اب جماعتیں خود سوچ لیں۔ دنیا کے جائزے میں مَیں پہلے بتا چکا ہوں انگلستان تیسرے نمبر پر آیا ہے۔ اس لحاظ سے آپ کا کچھ تھوڑا سا تسلی بخش ہے مگر اتنا بھی نہیں۔ تیسرے نمبر پر آنے کے باوجود بعض بڑی جماعتوں میں ادائیگی کم ہے۔

دنیا میں ایک جائزہ میں نے یہ لیا ہے کہ کس ملک نے فی کس زیادہ چندہ دیا ہے تو امریکہ کا 91 پاؤنڈ اور U.K. کا 45.85 بنتا ہے۔ مسجدوں کی بات ہوئی تھی۔ اللہ کے فضل سے امریکہ کا رجحان بھی آج کل بڑی تیزی سے مسجدیں بنانے کی طرف ہے۔ انہوں نے کئی مساجد بنائی ہیں اور مزید بنائی ہیں، زمینیں خرید رہے ہیں۔ ٹھیک ہے وہاں بہت آمدنی والے لوگ بھی ہیں لیکن بہر حال قربانی بھی اس لحاظ سے بہت کر رہے ہیں۔ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے لئے میں نے تحریک کی۔ اس میں انہوں نے بہت بڑی رقم دی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے ایمان اور اخلاص میں برکت ڈالے، آمدنیوں میں برکت ڈالے۔ تو انگلستان امریکہ کا نصف ہے، 45 پاؤنڈ فی کس، جبکہ ڈالر اور پاؤنڈ کی جو آپس کی نسبت ہے وہ بھی نصف ہے، 2 ڈالر ہوں تو ایک پاؤنڈ بنتا ہے۔ کینیڈا 26 پاؤنڈ، ان میں بھی گنجائش ہے۔ ان کا بھی کہنا ہے کہ مسجدیں بنا رہے ہیں، جلسہ گاہ بھی خریدی لیکن گنجائش وہاں موجود ہے۔ جرمنی 18 پاؤنڈ، ان میں بھی کافی گنجائش ہے۔ تو ایک یہ ہے۔

پاکستان سے جو رپورٹ آئی ہے، وہ باقاعدہ دفتر اول دوم سوم کے لحاظ سے تفصیلی رپورٹ آتی ہے۔ ایک تو باہر کی جماعتوں کو بھی اپنی رپورٹس ان دفاتر کے حساب سے بھجوانی چاہئیں جن کا نام آپ کی قواعد کی کتاب میں Phase یا Stage رکھا ہوا ہے۔ پہلے سال آسانی کے لئے میں جماعتوں کو کہتا ہوں کہ دفتر پنجم جو میرے دور میں شروع ہوا، جس کا میں نے اعلان کیا تھا، اس سے شروع کریں کہ اس میں گزشتہ تین سال میں کتنے لوگ شامل ہوئے اور آئندہ جو شامل ہوں گے ان کا اندراج ہو تاکہ پتہ لگے کہ اس دفتر میں کتنی تعداد ہے۔ اس کو مکمل کر کے پھر دوسرے دفاتر میں دیکھتے جائیں کہ کتنی کتنی تعداد ہے۔ یہ ریکارڈ درست ہونا چاہئے۔

تحریک جدید کے شروع میں جو بزرگ جماعت کی خدمت کرتے رہے، میں نے ان کے ناموں کو دیکھا تو دعا کی غرض سے اور اس لئے کہ ان کی اولادوں کو ذرا احساس ہو اور ان میں سے اگر کوئی خدمت نہیں کر رہا تو ان میں احساس پیدا ہو اور وہ بھی آئندہ آگے بڑھیں۔ تو اس تحریک کے بعد 1935ء میں شروع کا جو پہلا دستہ گیا تھا اس میں مولوی غلام حسین صاحب ایاز سنگاپور گئے، صوفی عبدالغفور صاحب چین گئے۔ صوفی عبدالقدیر نیاز صاحب جاپان گئے، چوہدری محمد اسحاق صاحب سیالکوٹی ہانگ کانگ گئے، حافظ مولوی عبدالغفور صاحب جالندھری جاپان، حاجی احمد

خان صاحب ایاز ہنگری و پولینڈ، محمد ابراہیم صاحب ناصر ہنگری، ملک محمد شریف صاحب گجراتی سپین و اٹلی، مولوی رمضان علی صاحب ارجنٹائن، مولوی محمد دین صاحب البانیہ۔ حضرت مصلح موعودؓ نے مشورہ کر کے، اور بالکل معمولی رقم دے کر جب ان کو بھیجا تھا تو اس وقت حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا تھا کہ مَیں نے مبلغین کی جو سیلیکشن کی ہے تو صرف یہ دیکھا تھا کہ جرأت سے کام کرنے والے ہیں، لیاقت کا زیادہ خیال نہیں رکھا تھا۔

پھر دوسرا گروپ گیا جس میں ملک عطاء الرحمان صاحب فرانس، چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ انگلستان، حافظ قدرت اللہ صاحب ہالینڈ، چوہدری اللہ دتہ صاحب فرانس، چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر سپین، چوہدری محمد اسحاق صاحب سپین، مولوی محمد عثمان صاحب اٹلی، اسی طرح ابراہیم خلیل صاحب اٹلی، غلام احمد صاحب بشیر ہالینڈ (شامل تھے)۔

مبلغین کے لئے بھی مَیں یہاں یہ بھی بتادوں کہ یہ فوری فیصلہ ہوا کہ بشارت احمد صاحب نسیم کو غانا بھجوانا ہے۔ ان کو صرف چند گھنٹوں کا وقت ملا کہ چند گھنٹوں میں تیار ہوں اور غانا کے لئے روانہ ہو جائیں۔ آجکل ہوتا ہے کہ ہمیں اتنی تیاری کا وقت مل جائے، یہ ہو، وہ ہو۔ تو بہر حال یہ لوگ بڑی قربانیاں کرنے والے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس میں پڑھنا چاہتا ہوں۔ فرماتے ہیں۔ ”میرے پیارے دوستو! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے خدائے تعالیٰ نے سچا جوش آپ لوگوں کی ہمدردی کے لئے بخشا ہے۔ اور ایک سچی معرفت آپ صاحبوں کی زیادت ایمان و عرفان کے لئے مجھے عطا کی گئی ہے۔ اس معرفت کی آپ کو اور آپ کی ذریّت کو نہایت ضرورت ہے۔ سو میں اس لئے مستعد کھڑا ہوں کہ آپ لوگ اپنے اموال طیّبہ سے اپنے دینی مہمات کے لئے مدد دیں اور ہر یک شخص جہاں تک خدائے تعالیٰ نے اس کو وسعت و طاقت و مقدرت دی ہے اس راہ میں دریغ نہ کرے اور اللہ اور رسول سے اپنے اموال کو مقدم نہ سمجھے اور پھر مَیں جہاں تک میرے امکان میں ہے تالیفات کے ذریعہ سے ان علوم اور برکات کو ایشیا اور یورپ کے ملکوں میں پھیلاؤں جو خدا تعالیٰ کی پاک روح نے مجھے دی ہیں“۔ (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 516)

ایک تاریخی واقعہ ہے جو مَیں بتانا چاہتا ہوں، جس کا ہم میں سے بہتوں کو علم نہیں ہوگا اور دعا کی بھی تحریک ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اس ملک میں احمدیت کو جلد پھیلائے۔ 1946ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے الفضل میں ایک اعلان شائع ہوا تھا، اس کا کچھ حصہ میں پڑھتا ہوں۔

فرماتے ہیں۔ ”اٹلی سے عزیزم ملک محمد شریف صاحب مبلغ نے اطلاع دی ہے کہ شریف دوتسا ایک البانوی سرکردہ اور رئیس جو البانیہ اور یوگوسلاویہ دونوں ملکوں میں رسوخ اور اثر رکھتے تھے (دونوں ملکوں کی سرحدیں ملتی ہیں اور البانیہ کی سرحد پر رہنے والے یوگوسلاویہ کے باشندے اکثر مسلمان ہیں اور بارسوخ ہیں۔ اور دونوں ملکوں میں ان کی جائیدادیں ہیں۔ عزیزم مولوی محمد الدین صاحب اس علاقے میں رہ کر تبلیغ کرتے رہے ہیں۔ ان کے ذریعہ سے وہاں کئی احمدی ہوئے، بعد میں مسلمانوں کی تنظیم سے ڈر کر انہیں یوگوسلاوین حکومت نے وہاں سے نکال دیا اور وہ اٹلی آ گئے) اور جو یوگوسلاویہ کی پارلیمنٹ میں مسلمانوں کی طرف سے نمائندے تھے، جنگ سے پہلے احمدی ہو گئے تھے اور بہت مخلص تھے۔ انہیں البانیہ کی موجودہ حکومت نے جو کمیونسٹ ہے، ان کے خاندان سمیت قتل کروادیا ہے۔ ان کا جرم صرف یہ تھا کہ وہ کمیونسٹ طریق حکومت کے مخالف تھے اور جو مسلمان اس ملک میں اسلامی اصول کو قائم رکھنا چاہتے تھے ان کے لیڈر تھے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون“۔

پھر آگے فرماتے ہیں کہ ”مرتے تو سب ہی ہیں اور کوئی نہیں جو الٰہی مقررہ عمر سے زیادہ زندہ رہ سکے۔ مگر مبارک ہے وہ جو کسی نہ کسی رنگ میں دین کی حمایت کرتے ہوئے مارا جائے۔ شریف دوتسا کو یہ فخر حاصل ہے کہ وہ یورپ کے پہلے احمدی شہید ہیں اور اَلْفَضْلُ لِلْمُتَقَدِّمِ کے مقولہ کے ماتحت اپنے بعد میں آنے والے شہداء کے لئے ایک عمدہ مثال اور نمونہ ثابت ہو کر وہ ان کے ثواب میں شریک ہوں گے.........“۔

پھر فرمایا کہ ”یہ واقعہ ہمارے لئے تکلیف دہ بھی ہے اور خوشی کا موجب بھی۔ تکلیف کا موجب اس لئے کہ ایک بارسوخ آدمی جو جنگ کے بعد احمدیت کی اشاعت کا موجب ہو سکتا تھا، ہم سے ایسے موقعہ پر جدا ہو گیا جب ہماری تبلیغ کا میدان وسیع ہو رہا تھا اور خوشی کا اس لئے کہ یورپ میں بھی احمدی شہداء کا خون بہایا گیا۔ وہ مادیت کی سرزمین جو خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر دور بھاگ رہی تھی اور وہ علاقہ جو کمیونزم کے ساتھ دہریت کو بھی دنیا میں پھیلا رہا تھا وہاں خدائے واحد کے ماننے والوں کا خون بہایا جانے لگا ہے۔ یہ خون رائیگاں نہیں جائے گا۔ اس کا ایک ایک قطرہ چلا چلا کر خدا تعالیٰ کی مدد مانگے گا۔ اس کی رطوبت کھیتوں میں جذب ہو کر وہ غلہ پیدا کرے گی جو ایمان کی راہ میں قربانی کرنے کے لئے گرم اور کھولتا ہوا خون پیدا کرے گا.........“۔

پھر فرمایا ”اب یورپ میں توحید کی جنگ کی طرح ڈال دی گئی ہے۔ مومن اس چیلنج کو قبول کریں گے اور شوق شہادت میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کا مددگار ہو۔ اور سعادت مندوں کے سینے کھول دے.........“۔

فرماتے ہیں ”اے ہندوستان کے احمدیو! ذرا غور تو کرو تمہاری اور تمہارے باپ دادوں کی قربانیاں ہی یہ دن لائی ہیں۔ تم شہید تو نہیں ہوئے مگر تم شہید گر ضرور ہو۔ افغانستان کے شہداء ہندوستان کے نہ تھے۔ مگر اس میں کیا شک ہے کہ انہیں احمدیت ہندوستانیوں ہی کی قربانیوں کے طفیل حاصل ہوئی۔ مصر کا شہید ہندوستانی تو نہ تھا مگر اسے بھی ہندوستانیوں ہی نے نور احمدیت سے روشناس کروایا تھا۔ اب یورپ کا پہلا شہید گو ہندوستانی نہ تھا مگر کون تھا جس نے اس کے اندر اسلام کا جذبہ پیدا کیا۔ کون تھا جس نے اسے صداقت پر قائم رہنے کی ہمت دلائی؟ بے شک ایک ہندوستانی احمدی۔ اے عزیزو! فتح تمہاری سابق قربانیوں سے قریب آ رہی ہے۔ مگر جوں جوں وہ قریب آ رہی ہے تمہاری سابق قربانیاں اس کے لئے ناکافی ثابت ہو رہی ہیں۔ نئے مسائل نئے زاویۂ نگاہ چاہتے ہیں۔ نئے اہم امور ایک نئے رنگ کی قربانیوں کا مطالبہ کرتے ہیں.........“۔

پھر آپ نے فرمایا ”پس اے عزیزو! کمریں کس لو اور زبانیں دانتوں میں دبالو۔ جو تم میں سے قربانی کرتے ہیں وہ اور زیادہ قربانیاں کریں۔ اپنے حوصلہ کے مطابق نہیں، دین کی ضرورت کے مطابق اور جو نہیں کرتے قربانی کرنے والے انہیں بیدار کریں“۔ اور تحریک جدید میں زیادہ شامل کریں۔

(روزنامہ الفضل قادیان دارالامان مورخہ 12/جولائی 1946ء)

اس وقت حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے براہ راست مخاطب ہندوستان کے احمدی تھے جن کی اکثریت تھی اور اس وقت احمدیوں کی اکثریت تھی بھی ہندوستان میں سے، وہیں خطبہ نشر ہوتا تھا۔ ایم ٹی اے کا کوئی نظام تو تھا نہیں۔ یہ 1946ء کی بات ہے، اس کے بعد ان کی اکثریت پاکستان میں آباد ہو گئی یا ان کی اولادیں اس وقت پاکستان میں آباد ہیں یا اس وقت ان میں سے بعض کی اولادیں مغربی ممالک میں آ کر آباد ہو گئی ہیں یا آباد ہونے کی کوشش کر رہی ہیں۔ تو پاکستان میں رہنے والے احمدیوں نے آج بھی اس پیغام کو یاد رکھا ہوا ہے۔ جیسا کہ میں نے ادائیگیوں کی صورتحال اور پوزیشن بتائی ہے، اس سے واضح ہے۔ باوجود غربت کے، باوجود روپے کی ویلیو (Value) نہ ہونے کے انہوں نے اتنا بڑا قربانی کا ایک معیار قائم کیا ہے کہ دیکھ کے حیرت ہوتی ہے۔

جب حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے یہ پیغام دیا اس وقت شاید احمدیت کے نام پر ہندوستان میں کوئی احمدی شہید نہیں ہوا تھا۔ لیکن اس کے بعد اس پیغام کے سننے والوں میں سے بھی بعض شہداء کی صف میں شامل ہو گئے اور بے خوف و خطر خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی جانوں کے نذرانے پیش کر دیئے اور ان کی اولادوں میں سے بھی بہت سوں نے اللہ کی خاطر اپنی جانیں قربان کیں اور ابھی تک کرتے چلے جا رہے ہیں۔ اور جیسا کہ ہم آج دیکھ رہے ہیں جیسا کہ میں نے بتایا کہ اپنی جانوں کے ساتھ اپنے مال بھی بے دریغ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر رہے ہیں۔

پس ان لوگوں کی اولادوں اور ان خاندانوں سے وابستہ احمدیوں کو جو آج دنیا کے مختلف ممالک میں آباد ہیں اور مالی لحاظ سے بہت بہتر ہیں، مَیں اس طرف توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ آپ پر بہت بڑی ذمہ داری ہے اور آپ بھی ان انعامات کے وارث تبھی ٹھہریں گے جب اپنی قربانیوں کے معیار میں بہتری پیدا کریں گے اور اس روح کو اپنے اندر قائم کریں گے کہ آج دنیا میں اسلام کا جھنڈا گاڑنے کے لئے ہم نے ہر قسم کی قربانیاں دینی ہیں۔ اسی طرح دنیا کے مختلف ممالک میں وہاں کے مقامی باشندوں کو بھی میں کہتا ہوں کہ آپ نے اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ میں سے بہت سوں نے ہر قسم کی قربانیوں کے اعلیٰ ترین معیار بھی قائم کئے ہیں تو اپنے ہم وطنوں میں جو احمدیت قبول کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آغوش میں آ گئے ہیں یہ روح پیدا کریں کہ اگر پہلوں سے ملنا ہے تو پھر آخرین کی جماعت کے لئے ان قربانیوں کو بھی ہنسی خوشی پیش کرنا ہوگا جن قربانیوں کا اللہ تعالیٰ ہم سے مطالبہ کرتا ہے۔ پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ بڑھ چڑھ کر اپنے مالوں کو اللہ کی راہ میں پیش کریں تا کہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام تمام دنیا کو باحسن پہنچایا جا سکے۔

پس آج دنیا کے ہر کونے میں بسنے والے ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ دین کی اشاعت کے لئے اپنے پاک مالوں میں سے قربانی پیش کرنے کے لئے نہ صرف تیار رہیں بلکہ پہلے سے بڑھ کر پیش کریں۔ اور اس کے بدلے میں یقیناً اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے اسی طرح وارث بنیں گے جس طرح وہ لوگ بنے جنہوں نے قربانیوں کے اعلیٰ معیار قائم کئے۔

مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ کی طرح تمام دنیا میں ہر احمدی کو خواہ کسی بھی ملک یا نسل کا ہے خلافت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ہر قسم کی قربانیوں میں ایک دوسرے سے بڑھ کر قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے گا۔ لیکن میں پاکستانی احمدیوں سے امید رکھتا ہوں کہ وہ جو یہ اعزاز حاصل کر چکے ہیں اور گزشتہ کئی سالوں سے کرتے آ رہے ہیں حتی المقدور کوشش کریں گے کہ یہ ان کے پاس ہی رہے۔ آپ کی قربانیوں کی تاریخ جماعت احمدیہ کی بنیاد کے دن سے ہے جبکہ باقی دنیا کی تاریخ احمدیت اتنی پرانی نہیں اور اسی طرح قربانیوں کی تاریخ اتنی پرانی نہیں۔ پس اس بات کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں۔ آپ کی ہر قربانی کو اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ پھل پھول بخشا ہے اور آئندہ قربانیاں بھی انشاء اللہ تعالیٰ پہلے سے بڑھ کر پھل پھول لائیں گی۔ آج سب سے زیادہ جان کی قربانیاں پیش کیں تو پاکستانی احمدیوں نے کیں۔ مسلسل ذہنی ٹارچر اور تکلیفیں برداشت کی ہیں تو پاکستانی احمدیوں نے کی ہیں۔ باوجود نامساعد حالات کے مالی قربانیوں میں بڑھنے کے معیار کو پاکستانی احمدیوں نے قائم رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ کبھی یہ قربانیاں ضائع نہیں کرے گا۔ انشاء اللہ۔ بلکہ کامیابیوں کے آثار بڑے واضح طور پر نظر آنے لگ گئے ہیں اور انشاء اللہ وہ دن دور نہیں کہ جب راستے کی ہر روک خس و خاشاک کی طرح اڑ جائے گی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی قربانیوں کو دعاؤں میں سجا کر پیش کریں اور پیش کرتے رہیں اور رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا کی آواز ہر دل سے نکلتی رہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اولاد کے حقوق اور ان کی تربیت

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات سے استفادہ کرتے ہوئے قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں

از۔ فیاض احمد کاٹھ پورہ، کشمیر

قرآن کریم ایک کامل ومکمل کتاب ہے جو تمام نقائص سے پاک اور تمام خوبیوں سے پُر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں انسان کی پیدائش سے لیکر اس کے سفر آخرت تک ایک مکمل ضابطہ حیات پیش کیا ہے۔ جو سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر نازل ہوئی اور قیامت تک امت محمدیہ کیلئے ضابطہ حیات ہے جس نے سارا کام انسانی اصلاح کا اپنے ہاتھ میں لیا ہے اور تمام قوموں کی اصلاح چاہی اور انسانی تربیت کے تمام مراتب بیان کئے۔

اولاد کے تعلق میں اللہ تعالیٰ نے پہلے ازدواجی زندگی کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی ہے۔ بچے کی پیدائش سے پہلے پاکیزہ تعلیم دی ہے۔

''اے لوگو اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تمہیں ایک (ہی) جان سے پیدا کیا اور اس (کی جنس) سے (ہی) اس کا جوڑا پیدا کیا اور ان دونوں میں سے بہت سے مرد اور عورتیں (پیدا کر کے دُنیا میں) پھیلائے اور اللہ تعالیٰ کا تقویٰ (اسلئے بھی) اختیار کرو کہ اس کے ذریعہ تم آپس میں سوال کرتے ہو اور خصوصاً رشتہ داریوں (کے معاملہ) میں اللہ تعالیٰ تم پر یقیناً نگران ہے۔ (سورۃ النساء آیت 2)

آنحضرت ﷺ کا فرمان ہے۔

''ایک مسلمان مرد وعورت کو چاہئے کہ وہ اپنا جوڑا تلاش کرتے ہوئے دینداری وتقویٰ کو ترجیح دے

(بخاری کتاب النکاح)

شادی ایک فطری ضرورت کے ساتھ ساتھ ایک مقدس رشتہ ہے۔ اب یہ مقدس رشتہ ایک تجارت کی شکل اختیار کر گیا ہے۔ نفع نقصان کو مدنظر رکھتے ہوئے رشتے جوڑے جاتے ہیں۔ عام طور پر شادی کے معاملہ میں لڑکی کی تلاش میں دینداری تقویٰ کو چھوڑ کر خوبصورتی مال ودولت کی طرف زیادہ توجہ دی جاتی ہے اور لڑکے کی تلاش میں اسی پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے مال ودولت والے کو ترجیح دی جاتی ہے۔

اسلام نے نکاح کے اغراض میں بہترین حصول کیلئے بیوی کے انتخاب میں جہاں تقویٰ دینداری کو ترجیح دی ہے وہاں آنحضرت ﷺ نے یہ اجازت دی ہے کہ نکاح سے پہلے مرد کو چاہئے کہ عورت کو خود دیکھ لے تاکہ بعد میں شکل وصورت کی ناپسندیدگی کی وجہ سے اس کی طبیعت میں کسی قسم کا تکدر نہ پیدا ہو اسطرح ایک حد تک عمر اور طبیعت کی مناسبت کو بھی ملحوظ رکھنے کی سفارش کی ہے۔ لیکن اسلام ہدایت دیتا ہے کہ ان باتوں کو دینی پہلو پر ترجیح نہیں دینی چاہئے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ سے ایسے عمل کے بارے میں دریافت کیا گیا جو کثرت سے لوگوں کو جنت میں داخل کرنے کا موجب ہوگا۔ آپؐ نے فرمایا:-

''اللہ کا تقویٰ اور حسن اخلاق'' دینداری اور تقویٰ کو چھوڑ کر ایسی شادیاں خیر وبرکت سے خالی ہوتی ہیں اور ایسی عورتیں بداخلاق تند مزاج ہونے کی وجہ سے اکثر گھروں میں لڑائی جھگڑے ہوتے رہتے ہیں۔ اور ایسی زندگی گذارنیوالوں کی اولادیں بھی آگے بداخلاق ہو جاتی ہیں اسلئے اسلام نے شادی سے پہلے جس چیز کو ترجیح دی ہے وہ دینداری اور تقویٰ ہو۔

انسان چاہے مرد ہو یا عورت اپنی شکل وصورت بچپن سے جوانی تک تحقیق سے پتہ چلا ہے چھ بار تبدیل کرتا ہے۔ اسطرح جوانی سے بڑھاپے تک بھی یہ شکل وصورت بتدریج بدلتی رہتی ہے۔ گویا انسان کی خوبصورتی اس کا حسن زوال پذیر ہے۔ صرف تقویٰ دینداری دائمی رہنے والی اور آخرت میں اچھے انجام کی گارنٹی ہے۔

> مال اور اولاد زندگی کی زینت ہیں اور باقی رہنے والی نیکیاں تیرے رب کے نزدیک ثواب کے طور پر بہترین اور امید کے لحاظ سے (بھی) بہترین ہیں۔ (الکھف: 47)

ہمارے آقا سرور کائنات ﷺ فرماتے ہیں۔

''ایک عورت کے ساتھ چار خیالات کی بنا پر شادی کی جاتی ہے۔ یا تو دولت کی وجہ سے یا حسب نسب اور یا حسن وجمال کی وجہ سے یا اخلاقی اور دینی حالت کی بنا پر انتخاب کیا جاتا ہے۔ لیکن اے مرد مومن تو ہمیشہ بیوی کا انتخاب دینی اور اخلاقی بنا پر کیا کر اور ذاتی اوصاف اور ذاتی نیکی کے پہلو کو ترجیح دیا کر ورنہ یاد رکھ کہ تیرے ہاتھ ہمیشہ خاک آلودہ رہیں گے'' (بخاری ومسند احمد)

یہ وہ مبارک تعلیم ہے جو نہ صرف مسلمان گھروں کو جنت کا نمونہ بنا سکتی ہے بلکہ انکی نسلوں کو بھی دین دنیا میں ترقی دینے کی بنیاد بننے کا بہترین ذریعہ ہے۔

ہمارے سب سے محبوب آقا کا فرمان ہے۔

''ایسے دیندار اور تقویٰ والے جوڑوں کو حکم ہے کہ وہ اپنی فطری خواہش کی تکمیل میں یہ دعا پڑھیں:

''اللہ کے نام کے ساتھ اے میرے اللہ ہمیں شیطان سے بچا اور اُس بچے کو بھی شیطان سے محفوظ رکھ جو تو ہمیں عطا فرماوے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

اگر خدا تعالیٰ نے اس کے نتیجہ میں ان کے لئے اولاد مقدر کی ہو تو وہ شیطان کے حملوں سے محفوظ رہے گی۔

بچہ کی پیدائش سے پہلے حاملہ عورتوں کو اکثر ڈاکٹر طبی لحاظ سے کچھ مفید مشورے بھی دیتے ہیں جن پر عمل کرنا ضروری بن جاتا ہے لیکن اسلامی تعلیم کے مطابق ایک ماں کیلئے لازمی ہے کہ وہ ایام حمل میں دینداری تقویٰ اور عبادت الٰہی میں زیادہ وقت گذارے لڑائی جھگڑے حسد خود غرضی سے دُور رہے کیونکہ ان چیزوں کا اثر آنے والے بچے کے ذہن پر پڑتا ہے۔

جب بچہ پیدا ہوگا تو سب سے پہلے نہلا کر اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہہ کر اللہ تعالیٰ کے ذکر کو اس کے وجود میں داخل کیا جائے یہی سنت نبویؐ ہے بعض جگہوں پر بچے کو اذان اور اقامت کے بعد السلام علیکم کہا جاتا ہے اور بچے کو اس کا نام والد اور دادا کا نام بتا دیا جاتا ہے۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ تم مسلمان گھر میں پیدا ہوئے ہو۔ اور تم مسلمان ہو۔

بچے کو اچھا نام دیا جائے جس کا بہترین مطلب ہو۔ نام میں اللہ تعالیٰ کی بندگی اور پاکیزگی وحدانیت اور اس کی بڑائی ظاہر ہو۔ آج کل کے دور میں جو نام رکھے جاتے ہیں خود والدین کو علم نہیں ہوتا کہ جو نام ہم بچے کا رکھ رہے ہیں اس کے معنے کیا ہیں۔ اگر کوئی اچھا بامعنی نام رکھ بھی دیا تو وہ صرف کاغذوں میں درج ہوتا ہے اصل نام گم ہو کر کسی نئے فیشن زدہ نام سے پکارا جاتا ہے۔ جو بے معنے اور بے تکے ہوتے ہیں ایسے ناموں سے بچے کی کوئی شناخت نہیں ہو پاتی کہ یہ بچہ مسلمان ہے، یہودی یا عیسائی یا ہندو ہے۔ اپنے بچے کا ایسا نام رکھیں جو اس کی شناخت کر سکے کہ یہ بچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسلمان ہے۔ بچے کا نام کسی بزرگ خدا دوست انسان سے رکھوائیں۔ ایسے ناموں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی برکت شامل رہتی ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''قیامت کے دن تم کو تمہارے ناموں اور تمہارے باپ دادوں کے ناموں سے بلایا جائے گا اس لئے اچھے نام رکھا کرو'' (ابوداؤد کتاب الادب)

آج کے دور میں یہ فیشن بن گیا ہے کہ اکثر مائیں اپنی خوبصورتی کو بچانے کیلئے بچے کو ڈبہ بند دودھ پلاتی ہیں حالانکہ یہ بالکل غلط تصور ہے کہ ماں کا بچے کو دودھ پلانے سے اس کی خوبصورتی متاثر ہوتی ہے۔ اگر کسی وجہ سے ماں کا دودھ بچے کے لئے ناکافی ہو تو ایسی مائیں ڈاکٹر کے مشورہ سے ڈبہ بند دودھ پلا سکتی ہیں یا کسی دوسری عورت کا دودھ جو اسلام نے جائز قرار دیا ہے بندوبست کر کے پلایا جائے۔

اللہ تعالیٰ نے ماں کے دودھ میں بچے کی صحت بخش اور مکمل غذائیت رکھی ہے جو بچے کی بہترین نشوونما کیلئے ضروری ہے۔ ماں کا دودھ بچے کو گوناگوں مسائل صحت سے محفوظ رکھتا ہے۔ اس کی بہترین پرورش کیلئے ماں کے دودھ کا نعم البدل کوئی نہیں۔ یہ بات یونی سیف کے ایگزیکیٹو ڈائریکٹر نے دُنیا کی ماؤں کے نام ایک اپیل میں کہی ہے۔ ایک سروے کے مطابق دنیا میں صرف 35 فیصد مائیں اپنے بچوں کو دودھ پلاتی ہیں وہ بھی صرف چند مہینے کے بعد اپنے بچے کو متبادل غذا دینا شروع کر دیتی ہیں۔ جو بچے کی نشوونما کیلئے ناکافی ہوتی ہے۔ ایسے بچے جو صرف چند مہینوں میں ماں کا دودھ پیتے ہیں مختلف بیماریوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔

حال ہی میں کئے جانے والے ایک مطالعہ سے انکشاف ہوا ہے کہ ماں کا دودھ پینے والے بچوں کے بلڈ پریشر پر مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ محققین کا کہنا ہے کہ ماں کا دودھ بچوں کیلئے ایک اچھی ورزش ثابت ہوتا ہے اور بچہ جس قدر زیادہ عرصہ تک ماں کا دودھ پیتا ہے اسی قدر اس کے بلڈ پریشر پر مثبت اثرات زیادہ مرتب ہوتے ہیں۔ محققین کا یہ بھی کہنا ہے کہ جغرافیائی تبدیلی ماں کے دودھ کے اثرات میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں کرتی۔ لیکن یہ بات محسوس کی گئی کہ جو بچے زیادہ عرصہ تک ماں کا دودھ پیتے ہیں انمیں خون کا دباؤ کم رہتا ہے۔

اسلئے اللہ تعالیٰ نے بچے کی پیدائش کے بعد دو سے ڈھائی سال تک ماں سے دودھ پینا اس کا حق تسلیم کیا ہے۔ فرمان خداوندی ہے کہ:

''اس کی ماں نے کمزوری کے ایک دور کے بعد کمزوری کے دوسرے دور میں اٹھایا تھا اور اس کا دودھ چھڑانا دو سال کے عرصہ میں تھا'' (لقمان آیت نمبر 15)

...... اگر تم اپنے بچوں کو (کسی دوسری عورت سے) دودھ پلوانا چاہو تو تم پر کوئی گناہ نہیں ......''

(البقرہ آیت نمبر 234)

ایک سال سے کم عمر کے بچے کو انڈے کی سفیدی مونگ پھلی نہ دیں اس سے بچے کو الرجی ہو سکتی ہے۔ ٹھنڈے مشروبات سافٹ ڈرنکس چائے کافی کول اور دوسرے پھلوں کے مشروبات نہ دیں انمیں شکر زیادہ مقدار میں ہوتی ہے۔ بچے کو پہلی ٹھوس خوراک کے طور پر چاول کا دلیہ چار سے چھ ماہ کی عمر میں صرف ایک سے دو کھانے کے چمچ دن میں ایک بار دے دیں۔ سات سے نو ماہ کی عمر میں ماں کے دودھ کے ساتھ

ساتھ انڈے کی زردی گوشت کا شوربہ (بغیر مرچ کے) دے سکتے ہیں آٹھ سے دس ماہ کے بچے کو مسلی ہوئی غذا دینا شروع کریں تا کہ وہ چبانا سیکھ سکے دس سے بارہ ماہ کی عمر میں بچہ خود اپنے ہاتھ سے غذا اٹھا کر کھانے لگتا ہے۔

اس مادہ پرست دور میں لڑکے کی پیدائش کے موقعہ پر خوشی منائی جاتی ہے لیکن اگر لڑکی پیدا ہو جائے تو اکثر والدین کے منہ لٹک جاتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ نے ناپسند فرمایا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے۔

''اور جب ان میں سے کسی کو لڑکی (کی پیدائش) کی خبر مل جائے تو اس کا منہ سیاہ ہو جاتا ہے اور وہ نہایت رنجیدہ ہوتا ہے'' (نحل آیت نمبر 59)

لڑکی یا لڑکا پیدا کرنا انسان کے اختیار میں نہیں ہے۔ یہ اللہ کے اختیار میں ہے کہ کسی کو لڑکی دے اور کسی کو لڑکا عطا کرے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

''اللہ ہی کے لئے زمین و آسمان کی بادشاہت ہے جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جس کو چاہتا ہے لڑکیاں دیتا ہے جس کو چاہتا ہے لڑکے دیتا ہے''

(شوریٰ آیت 50)

''کیا وہ کسی وقت پانی کا ایک قطرہ نہیں تھا جو اپنی مناسب حال جگہ میں ڈال دیا گیا...... پھر وہ ایک چمٹنے والا لوتھڑا بن گیا پھر اس (خدا) نے اس کو اور شکل میں بنا دیا اور آخر اسے مکمل کر دیا۔ اور اس سے جوڑا جوڑا کر کے بنا دیا یعنی نر اور مادہ کی شکل میں'' (الدھر، آیت 38 تا 40)

حضرت عائشہؓ رسول خداؐ سے روایت کرتی ہیں'' کہ جسے زیادہ بیٹیوں سے آزمایا گیا اور اس نے ان پر صبر کیا تو اس کی بیٹیاں اس کے لئے آگ سے پردہ یا ڈھال کا باعث ہوں گی (ترمذی)

اور ایک روایت میں آتا ہے۔

''جس نے اپنی دو لڑکیوں کی اچھی پرورش کی انکا پورا پورا عزت کے ساتھ خیال رکھا اس کو جنت کی بشارت دیتا ہوں''۔

اسلام مسلمانوں کو اپنی اولاد خواہ وہ لڑکے ہوں یا لڑکیاں کی بہترین کفالت کی تعلیم دیتا ہے۔

خدا کے پیارے رسولؐ فرماتے ہیں۔

اگر تم اپنی اولاد میں سے کسی کو کوئی تحفہ دیتے ہو تو تمہیں اپنے باقی بچوں کو بھی ویسا ہی تحفہ دینا چاہئے تا کہ ان کے درمیان انصاف اور رواداری قائم رہے۔ قرآن کریم اور احادیث میں لڑکیوں کے ساتھ بہترین سلوک کرنے پر خاص زور دیا گیا ہے تا کہ اس احساس کمتری کو دور کیا جا سکے جو بعض قوموں اور معاشرے میں نظر آتی ہے۔

ہمارے موجودہ معاشرے میں یہ ایک بیماری ہے کہ جس کے ہاں بیٹی پیدا ہو جائے وہ بیٹی کے حقوق اسطرح ادا نہیں کرتے جسطرح وہ بیٹے کے حقوق ادا کرتے ہیں۔ بیٹی کو ناقابل برداشت بوجھ تصور کرتے ہیں بیٹی کے پیدا ہونے کو کوستے رہتے ہیں۔

ایک دفعہ ایک غریب عورت کو حضرت عائشہؓ نے ایک کھجور دے دی اس عورت کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں بھی تھیں اس عورت نے کھجور کے برابر دو ٹکڑے کر کے اپنی بیٹیوں کو دے دیں۔ آنحضرت ﷺ باہر سے تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ نے یہ واقعہ بیان کیا آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا۔

''اللہ تعالیٰ جس کے دل میں اولاد کی محبت ڈالے اور وہ انکا حق بجالائے وہ دوزخ سے محفوظ رہے گا''۔

کہا جاتا ہے کہ بیٹا صرف اس وقت تک بیٹا رہتا ہے جب تک اس کی شادی نہیں ہوتی شادی کے بعد بیٹا جورو کا غلام ہو کر اپنے والدین سے غافل رہتا ہے۔ اپنے والدین اور بہنوں سے بے پرواہ ہو کر اپنی بیوی اور بچوں کی دیکھ بھال میں لگا رہتا ہے لیکن بیٹی آخری سانس تک بیٹی رہتی ہے وہ پاس ہو یا کوسوں دور ہو اپنے والدین بہن بھائیوں کی فکر میں رہتی ہے اور اپنا پیار محبت نچھاور کرتی رہتی ہے۔ درحقیقت بیٹی والدین کی خصوصی شفقت و محبت کی حق دار ہوتی ہے نبی کریمؐ کو اپنی بیٹیوں سے حد درجہ محبت تھی جس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ جب کبھی حضرت فاطمہؓ آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتیں تو آپؐ کھڑے ہو کر ان کا استقبال کرتے تھے ان کیلئے اپنی چادر مبارک بچھاتے۔

دیکھا جائے تو والدین کو بیٹی کی یہ فکر ضرور رہتی ہے کہ پڑھ لکھ کر اس کے ہاتھوں میں مہندی لگا کر اپنے پیا کے گھر چلی جائے سکھ اور سکون سے رہے۔ آج کل کے اس فحاشی کے دور میں بیٹے کی بیسیوں پریشانیاں والدین کو رہتی ہیں بری صحبتوں آوارہ گردی اپنے والدین کی نافرمانی اور اپنی من مانی فضول خرچی بیکاری جیسے پریشان کن مسائل سے والدین کو گذرنا پڑتا ہے۔

بچے کی پیدائش کے تین سال بعد بچے کو ابتدائی آداب سکھائیں اسلامی تعلیم آسان لفظوں میں جیسے اللہ تعالیٰ کا نام اور آنحضرتؐ کا اسم گرامی ماں باپ بھائی بہنوں کو اچھے ناموں سے پکارنا وغیرہ۔

۴ سال کی عمر میں بچے کو کسی اچھے سکول میں ابتدائی تعلیم کیلئے داخل کرانا ضروری ہے کیونکہ اس سے بچے کا ذہن سکولوں میں تعلیم حاصل کرنے کیلئے تیار ہوتا رہتا ہے۔ زیادہ تر بچوں کو انگلش میڈیم سکولوں میں تعلیم دلوائی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ بچے کو ابتدائی اسلامی تعلیم سے روشناس کرایا جائے۔

خاص طور پر قرآن کریم کے ناظرہ پڑھانے کا انتظام کریں۔ سات آٹھ سال کی عمر سے بچے کا دماغ حفظ کرنے کیلئے بہت ہی موزون ہوتا ہے اس ابتدائی عمر سے بچہ قرآن پاک کی سورتیں بہت آسانی سے یاد کر سکتا ہے اور اس روحانی پاکیزہ کلام سے اس کا دماغ بھر ا رہے گا جو اس کی پاکیزہ زندگی کا ضامن ہو سکتا ہے۔

اسلام میں حصول تعلیم کیلئے انتہائی تاکید کی گئی ہے ایک حدیث میں آپ ﷺ فرماتے ہیں'' علم سیکھو خواہ اس کے لئے تمہیں چین جانا پڑے'' اُس زمانہ کے لحاظ سے چین علوم وفنون کا مرکز تھا مگر عرب سے بہت دور ہونے کی وجہ سے اس کے راستے بھی ایسے مخدوش تھے کہ وہاں تک پہنچنا غیر معمولی اخراجات اور غیر معمولی تکلیف اور خطرے کا موجب تھا۔ اسلئے آنحضرت ﷺ نے چین کے ملک کو مثال کے طور پر بیان فرما کر دراصل یہ اشارہ دیا ہے کہ خواہ تمہیں علم حاصل کرنے کیلئے کتنی ہی دور جانا پڑے۔ کتنی ہی تکلیف کا سامنا کرنا پڑے۔ علم وہ چیز ہے جس کو حاصل کرنے کیلئے ہر تکلیف اٹھا کر اس کے حصول کا دروازہ کھولنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ دُعا سکھائی ہے۔

''رب زدنی علما'' اے اللہ میرے علم کو بڑھا آنحضرت ﷺ علم کے حصول کیلئے اُمت کا اتنا خیال رکھتے تھے۔ بدر کی جنگ میں جو پڑھے لکھے کفار قید ہوئے تھے ان سے فدیہ کے طور پر دس دس بچوں کو لکھا پڑھا کر رہا کر دیا گیا۔ حصول تعلیم صرف مردوں کیلئے ہی ضروری نہیں ہے عورتوں کو تعلیم حاصل کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ بدقسمتی سے کچھ کٹرپن ذہن رکھنے والے عورتوں کی تعلیم حاصل کرنا ضروری نہیں سمجھتے۔

ہر بچہ پیدائش سے لیکر جوانی تک اپنے والدین کے زیر سایہ رہ کر اپنے ماں باپ کے حرکات وسکنات رہن سہن کا مشاہدہ کرتا رہتا ہے۔ والدین کے اچھے اخلاق انکی دینداری تقویٰ اور ہر نیک عمل کا اثر بچے پر پڑتا ہے اگر خدانخواستہ والدین بد اخلاق لڑائی جھگڑے گالی گلوچ کے عادی ہوں ان کے بچے بھی ایسی عادت میں مبتلا ہوں گے اور انکی نشوونما پر بھی اس کا بہت برا اثر پڑے گا۔

بچے کی ابتدائی تربیت گاہ اپنی ماں کی گود ہوتی ہے اسلئے اللہ تعالیٰ نے مسلمان مرد کو اپنا جوڑا تلاش کرتے ہوئے دینداری اور تقویٰ پر زور دیا ہے ماں کے حسن اخلاق اور تقویٰ کا بچے پر اچھا اثر پڑتا ہے جو اس کی بچپن سے جوانی تک ایک گارجین کی حیثیت رکھتی ہے جو اپنے بچوں کو سماجی، اخلاقی اصولوں راہنمائی کر سکتی ہے دینداری اور تقویٰ کی راہوں پر گامزن کر سکتی ہے۔ ایک حدیث میں آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ اپنی اولاد کو سات سال کی عمر میں نماز کا حکم دو پھر دس سال کی عمر تک اسکو سختی سے کار بند کرو نیز ان کے بستر الگ الگ بچھاؤ۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں لیکن اکثر والدین ایسے ہیں جو بچوں کو سکول ساڑھے تین سال تک داخل کرنے کی خواہش کا اظہار کرتے ہیں۔ لیکن نماز اور قرآن سکھانے اور پڑھانے کے متعلق کہتے ہیں کہ ابھی چھوٹے ہیں اور ساری باتیں بچپن میں ہی سکھانے کی خواہش کی جاتی ہے۔ مگر دین کے متعلق کہتے ہیں کہ بچہ بڑا ہو کر سیکھ لے گا ابھی کیا ضرورت ہے بچے نے ابھی ہوش بھی نہیں سنبھالی ہوتی ہے اور ڈاکٹر منع کرتا ہے کہ ابھی عمر چھوٹی ہے پڑھائی کا زیادہ بوجھ نہ ڈالو لیکن ماں باپ انہیں سکول بھجواتے ہیں۔ مگر نماز کیلئے وہ بلوغت کے قریب پہنچ جاتے ہیں تب بھی یہی کہتے ہیں کہ ابھی بچہ ہے بڑا ہو کر سیکھ جائے گا۔ ابھی کیا ضرورت ہے۔ بچے نے ابھی ہوش بھی نہیں سنبھالی ہوتی ہے اور ڈاکٹر منع کرتا ہے کہ ابھی انہیں پڑھنے نہ بھیجو مگر ماں باپ انہیں سکول بھیج دیتے ہیں۔ انکی خواہش یہ ہوتی ہے کہ وہ سال جو اس کو ہوش آنے کے ہوتے ہیں ان میں بھی کچھ نہ کچھ پڑھ ہی لے۔ مگر نماز کیلئے جب وہ بلوغت کے قریب پہنچ جاتے ہیں تب بھی یہی کہتے ہیں کہ ابھی بچہ ہے بڑا ہو کر سیکھ لے گا جب تک والدین نہ سمجھیں کہ ہمارا اثر بچپن میں ہی بچوں پر پڑ سکتا ہے تب تک بچے دیندار نہیں بن سکتے''۔

آنحضرت ﷺ نے بچے کی بہتر تربیت یا اس کے بداخلاق ہونے کی تمام تر ذمہ داری ماں باپ دونوں پر عائد کی ہے فرمایا۔

''ہر بچہ (دین) فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں''

ماں باپ اپنے رہن سہن اپنے اخلاق کردار کے نقوش اپنے بچے پر چھوڑتے ہیں بچہ ایک صاف شفاف آئینہ ہوتا ہے اس آئینہ پر آپ جو بھی تصویر لیکر کھڑے ہوں گے بچے کے ذہن اور دل و دماغ پر اس کا عکس چھا جائے گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

''اسلام نے جو ہمیں سکھایا ہے جو مومنین کی جماعت کو (دینی) معاشرے کے ہر فرد کو اپنے اندر رائج کرنا چاہئے وہ یہ ہے کہ سلام کرو یعنی ایک دوسرے پر سلامتی کی دعا بھیجو...... تو سلام کی عادت ڈالنے کیلئے جیسا کہ اس روایت میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے ہمیں بھی اپنے بچوں کو سلام کہنے کی عادت ڈالنی چاہئے۔ گھر سے جب بھی باہر جائے سلام کر کے جائے یہ تو ٹریننگ کا ایک مستقل حصہ ہے بچے کو سمجھاتے رہیں کہ وہ سلام کرنے کی عادت ڈالے اور گھر میں جب داخل ہو تو سلام کر کے داخل ہو۔ سلام کو پھیلاتے رہو تا کہ سلامتی کا پیغام پھیلے امن کا پیغام پھیلے آپس میں محبت اور اخوت قائم ہو تمہارے اندر پاکیزگی قائم ہو'' (خطاب ۳ دسمبر 2004)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

''جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے''

ماں کے یہ قدم ایک بچے کے لئے تب ہی جنت بن سکتے ہیں جب ماں اپنے بچے کی پرورش اس کی دیکھ بھال اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اسلامی اصولوں کے مطابق کرتی رہے۔ آج کل کی مہنگائی اور بدحالی کی وجہ سے اکیلا مرد اپنے گھر کے اخراجات پورا کرنے میں جب ناکام ہو جاتا ہے اور گھر کی بدحالی ایک ماں کو مجبور کرتی ہے کہ وہ گھر کی چار دیواری سے

نکل کر گھر کے اخراجات پورا کرنے کیلئے اپنے شوہر کے شانہ بشانہ ہو کر نوکری کر کے اپنے گھریلو اخراجات پورا کرنے میں مدد کرے تو اس وجہ سے بچے کو اپنی ماں کی شفقت اس کے پیار محبت اور دیکھ بھال کا بہت کم وقت ملتا ہے۔ پہلے زمانہ میں عورت گھر کی چار دیواری کے اندر رہ کر گھر کے کام کاج کے علاوہ اپنے بچوں کی پرورش ان کی تعلیم و تربیت کی ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں پورا کرتی رہتی تھی۔

لیکن کچھ خواتین ایسی بھی ہیں جن کا جھکاؤ بچے کی دیکھ بھال اس کی پرورش سے زیادہ اپنے کیریر کی طرف ہو جاتا ہے، ایسے گھروں میں بعض مجبوریاں پیش آتی ہیں لیکن وہ اتنی اہم نہیں ہوتی ہیں کہ اپنے بچوں کو کسی ملازم عورت یا کسی جدید پرورش پانے والے بچوں کے سکول کو سونپ دیا جائے اس طرح وہ ایک کمزور بہانہ کو اہم اور ضروری سمجھتے ہوئے بچے کی پرورش اور اپنے بچے سے غافل رہ کر اپنا دامن بچا لیتی ہے۔

جہاں تک عورت کے کیریر کا سوال ہے اللہ تعالیٰ نے اسلامی اقتصادیات میں بچے اور ماں کے کھانے پینے اور دوسری ذمہ داریاں باپ پر عائد کی ہیں ماں کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔ ماسوائے کہیں ایسے حالات کے جہاں ماں کے علاوہ اور کوئی ذریعہ باقی نہیں رہتا۔

ایسی مائیں جو حقیقی مجبوری سے گھر سے باہر رہتی ہیں۔ وہ پوری طرح اپنے بچوں کی دیکھ بھال نہیں کر سکتی ہیں۔ اکثر مرد پھر بھی بچوں کی ساری دیکھ بھال ساری ذمہ داری ایک مجبور ماں کے سر ڈال دیتے ہیں۔ چاہے وہ اپنی ملازمت کے سلسلہ میں گھر سے باہر ہی کیوں نہ مصروف رہتی ہو یا گھر کے کام کاج میں جتی ہو اولاد کی تعلیم تربیت ماں باپ دونوں کی مشترکہ ذمہ داری ہے اور دونوں بچوں کے (خدا نخواستہ) بگڑنے کے ذمہ دار ہیں۔

والدین کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت خاص طور پر نماز کے اوقات میں بچے کو اپنے ساتھ رکھیں وہ قدرتی طور پر اپنے ماں باپ کی ہر حرکت کو اخذ کر کے نقل کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے اور یہ فطری عمل اسے اپنے دین کی خاطر راغب کرتے ہیں۔

آنحضرتؐ حضرت امام حسینؓ اور حسنؓ سے بہت محبت کرتے تھے کئی دفعہ ایسا ہوتا تھا کہ آپؐ نماز میں ہوتے تو حسنؓ آپ سے لپٹ جاتے رکوع میں ہوتے تو آپ کی ٹانگوں میں رستہ بنا کر نکل جاتے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

''گھر کے سربراہ کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ خود بھی نمازوں کی پابندی کریں۔ فجر کی نماز کیلئے ضرور اٹھیں۔ اپنے بیوی بچوں کو بھی اٹھائیں۔ جو گھر اسطرح عبادت گذار افراد سے بھرے ہوں گے وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کے برکات سمیٹنے والے ہوں گے''۔

عبادت کا بہترین اور بنیادی طریق نماز ہے اور نماز کے بارے میں فرمان الٰہی ہے'' نماز کو ادا کر یقیناً نماز سب بُری اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے''

(العنکبوت آیت 46)

اپنے بیوی بچوں کو نماز کا عادی بنانا چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔

''اور تو اپنے اہل کو نماز کی تاکید کرتا رہ اور تو خود بھی نماز پر قائم رہ''

آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

''اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحمت فرماوے جس نے خود رات میں اٹھ کر نماز ادا کی اور اپنی بیوی کو نماز کیلئے اٹھایا''

نیک اور صالح اولاد کی خواہش کرنا اور اولاد کی اصلاح تربیت کیلئے دُعائیں کرتے رہنا سنت ہے اور تربیت اولاد کا اولین بنیادی ذریعہ ہے ابوالانبیاء حضرت ابراہیمؑ اپنے رب کے حضور ایک موقعہ پر یوں دعا کرتے ہیں۔

''اے میرے رب مجھے نیکوکار اولاد بخش''

''اے میرے رب مجھے اور میری اولاد کو عمدگی سے نماز ادا کرنے والا بنا۔ اے میرے رب (ہم پر فضل کر) اور میری دعا قبول فرما''

(ابراہیم آیت نمبر 41)

اللہ تعالیٰ نے ان دعاؤں کے نتیجہ میں آپ کو اپنے ربّ کا فرمانبردار اور دین کا جاں نثار فرزند عطا فرمایا۔ جب حضرت ابراہیمؑ نے اپنے بیٹے کو اپنا خواب سنایا کہ میں تجھے خدا کی راہ میں ذبح کر رہا ہوں۔ پس تو فیصلہ کر کہ اس میں تیری کیا رائے ہے۔ دعاؤں اور بہترین تربیت یافتہ اچھی صحبت سے فیض یافتہ صالح بیٹے نے بلا تامل عرض کیا۔

''اے میرے باپ جو کچھ تجھے خدا کہتا ہے وہی کر تو انشاء اللہ مجھے اپنے ایمان پر قائم رہنے والا دیکھے گا''
(صٰفٰت آیت نمبر 103)

حضرت ابراہیمؑ کی یہ دُعا کہ:۔

''اے میرے رب تو انہی میں سے ایک ایسا رسول مبعوث فرما جو انہیں تیری آیات پڑھ کر سنائے اور انہیں کتاب حکمت سکھائے اور انہیں پاک کرے یقیناً تو ہی غالب اور حکمتوں والا ہے۔''

(البقرہ آیت 130)

اللہ تعالیٰ نے بڑی شان سے اس دعا کو قبول فرماتے ہوئے آپ کی اولاد سے سرور کائناتؐ جیسا عظیم الشان رسول مبعوث فرمایا۔ اور اس افضل الانبیاء خاتم النبیینؐ کے لئے اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔

''اللہ تعالیٰ اس نبیؐ پر اپنی رحمت نازل کر رہا ہے اور فرشتے بھی (یقیناً اس کیلئے دعائیں کر رہے ہیں پس) اے مومنو تم بھی اس نبی پر درود بھیجتے اور ان کیلئے دعائیں کرتے رہا کرو اور (خوب، جوش و خروش سے) ان کیلئے سلامتی مانگتے رہا کرو''۔

(الاحزاب آیت نمبر 57)

حضرت ابراہیمؑ کے علاوہ دیگر انبیاء نے بھی اپنی صالح اولاد کے لئے دعائیں کی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائے۔

حضرت مریمؑ کے مربی حضرت زکریاؑ نے جب حضرت مریمؑ سے یہ سوال کیا

اے مریم یہ (کھانا) تیرے لئے کہاں سے آیا ہے۔ تو حضرت مریمؑ عرض کرتی ہیں'' ھومن عند اللہ'' کہ یہ رزق اللہ کی جناب سے عطا ہوا ہے۔

(آل عمران آیت نمبر 38)

اس جواب سے حضرت زکریا بہت خوش ہوئے اور اللہ تعالیٰ سے نیک صالح اولاد کی خواہش کی۔'' اے میرے اللہ تو مجھے (بھی) اپنی جناب سے پاک اولاد بخش تو یقیناً دعاؤں کو بہت قبول کرنے والا ہے۔ (آل عمران آیت 39)

اللہ تعالیٰ نے حضرت ذکریاؑ کی دعا کو قبول فرمایا اور اپنے فرشتوںؑ کے ذریعہ آواز دی کہ اللہ تجھے یحییٰ کی بشارت دیتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ اللہ تعالیٰ کے منشا سے 24 جنوری 1886 کو ہوشیار پور تشریف لے گئے اللہ تعالیٰ نے آپ کی شب و روز کی دعاؤں کو قبولیت کا شرف عطا کیا۔ آپ کو ایک عظیم الشان بیٹے کی خبر دی جس کی ساری زندگی غلبہ اسلام کیلئے وقف تھی۔

اپنی اولاد کو بہتر تعلیم و تربیت کے ساتھ ساتھ سچ بولنے کی طرف راغب کریں اور سچ بولنے کی عادت ڈالیں اگر وہ کوئی نقصان بھی کریں لیکن سچ بولتے ہوئے اس نقصان کو نظر انداز کر کے ان کے سچ بولنے کی حوصلہ افزائی کریں۔ سچ بولنے سے برائیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ ایک حدیث میں آتا ہے۔

ایک عادی مجرم نے آنحضرتؐ کے حضور جھوٹ چھوڑنے کا پختہ عہد کیا تھا اور آخر ایک دن تمام برائیوں سے پاک صاف ہو کر رسول خداؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا جھوٹ چھوڑ کر اس کی زندگی سدھر گئی تھی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

اگر بچے سوال کریں تو والدین سوالوں کا جواب دیں۔ بچوں سے دوستی کا ماحول پیدا کریں۔ بچوں کو احساس ہو کہ ہمارے والدین ہمارے ہمدرد اور دوست ہیں۔

حضور فرماتے ہیں۔

سچ بولنے کی طرف خاص توجہ دیں اور فرمایا یہ ایک ایسی بنیادی چیز ہے کہ اگر یہ پیدا ہو جائے تو تمام بڑی بڑی برائیاں ختم ہو جاتی ہیں۔

سچ میں بڑی برکت ہے۔ سچ تمام برائیوں کو ختم کر دیتا ہے بعض اوقات جھوٹی وجوہات رنجشوں کا باعث بنتی ہیں۔ سچ کو زیادہ اہمیت دیں۔ سچی گواہی دیں بچوں کو سچ بولنا سکھائیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے

''یعنی وہ بات کہو جو پیچدار نہ ہو بلکہ سچی ہو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کی اصلاح کرے گا''
(الاحزاب آیت 71)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

خود نیک بنو اور اپنی اولاد کیلئے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقویٰ کا ہو جاؤ اور اس کو متقی اور دیندار بنانے کیلئے سعی اور دعا کرو۔ جس قدر کوشش تم ان کیلئے مال جمع کرنے کی کرتے ہو۔ اسی قدر کوشش اس امر میں کرو...... وہ کام کرو جو اولاد کیلئے بہترین نمونہ اور سبق ہو اور اسکے لئے ضروری ہے کہ سب سے اول خود اپنی اصلاح کرو۔

نیز فرمایا:۔

''...... بعض اوقات ایسے لوگ اولاد کیلئے مال جمع کرتے ہیں اور اولاد کی صلاحیت کی فکر اور پرواہ نہیں کرتے...... اور اس کی بداطواریوں سے مشکلات میں پڑ جاتے ہیں اور وہ مال جو انہوں نے خدا جانے کن کن حیلوں اور طریقوں سے جمع کیا تھا آخر بدکاری اور شراب خوری میں صرف ہوتا ہے۔ اور وہ اولاد ایسے ماں باپ کیلئے شرارت اور بدمعاش کی وارث ہوتی ہے۔ (الحکم ۱۰ نومبر ۱۹۰۵)

بہترین اور دیندار تقویٰ پر قائم رہنے والے ماں باپ وہ ہیں جو جنگل کے وحشی جانوروں کی طرح صرف اپنی جسمانی خواہشات کا خیال نہیں رکھتے بلکہ آنے والی نسل کی بقاء اس کے اخلاق حسنہ۔ روحانی اور قومی اجتماعی زندگی اصلاح اور دینی و دنیاوی ترقی کو اپنا نصب العین سمجھتے ہیں اور اسی جدوجہد میں اپنے بچوں کی پرورش کرتے ہیں۔

آنحضرتؐ کا فرمان ہے۔

''اچھی تربیت سے بڑھ کر کوئی ماں باپ اولاد کو بہترین تحفہ نہیں دے سکتے''۔

اپنے بچوں کے سامنے ہمیشہ خوشگوار موڈ میں بات کریں۔ میاں بیوی کے آپسی جھگڑوں کا بچوں پر منفی اثر پڑتا ہے۔ جو اس کے ذہنی نشوونما کیلئے نقصان دہ ہے۔ اگر آپ کو اللہ تعالیٰ نے رزق کی کشادگی عطا کی ہے تو اپنے بچوں کو میانہ روی میں خرچ کرنے کی عادت پیدا کریں اگر خدانخواستہ آپ مالی کمزوری کی وجہ سے تنگ دستی سے گذر رہے ہیں تو کبھی بھی اپنے پیچیدہ یا مشکلات سے دوچار مسائل بچوں کے سامنے بیان نہ کریں۔ اس سے بچوں میں احساس کمتری پیدا ہوگی۔

عام طور پر 16-15 سال کی عمر تک بچہ ماں باپ کا فرمانبردار ہوتا ہے۔ اس کے بعد اچانک اس کے اندر تبدیلی پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ اسوقت ماں باپ کو اپنی پوری ذمہ داری کے ساتھ بچے کی نگرانی رکھنی چاہئے اور اس کی بہترین تربیت کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔ یہی وقت ہوتا ہے کہ بچے کو صحیح سمت کی طرف موڑ دیں۔ اس وقت میاں بیوی دونوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ اپنے بچوں کو مناسب طور پر رہنمائی کریں انہیں ظلم تشدد۔ غنڈہ گردی۔ لڑائی جھگڑے سے باز رہنے کی پیار محبت سے سمجھانے کی کوشش کریں۔ اس عمر میں کئی بری عادتیں پڑ جاتی ہیں جن میں سگریٹ نوشی کی بری لت آسانی سے پڑ جاتی ہے جو آہستہ آہستہ ڈرگس کا عادی بنا دیتی ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں۔

آج کل یہی برائی ہے حقہ والی جو سگریٹ کی

صورت میں رائج ہوتو جولوگ سگریٹ پینے والے ہیں انکو کوشش کرنی چاہئے کہ سگریٹ چھوڑ دیں کیونکہ چھوٹی عمر میں خاص طور پر سگریٹ کی بیماری جو ہے وہ آگے سگریٹ کی کئی قسمیں نکل آئی ہوئی ہیں جن میں نشہ آور چیزیں ملاکر پیا جاتا ہے تو وہ نوجوانوں کی زندگی برباد کرنے کیطرف ایک قدم ہے۔ جو دجال کا پھیلایا ہوا ہے۔ اور بدقسمتی سے مسلمان ممالک بھی اس میں شامل ہیں۔ بہرحال ہمارے نوجوانوں کو چاہئے کہ کوشش کریں کہ سگریٹ نوشی ترک کریں۔

(اصحاب احمدؑ جلد ۲ صفحہ ۲۲)

آزادی۔ فیشن پرستی۔ عیاشی، دین سے لاتعلقی ایسے امور ہیں جن کی طرف جوان ہوتے ہوئے بچے آسانی سے مائل ہوتے ہیں۔ آج کل کے دور میں مار دھاڑ دہشت گردی تعصب بے حیائی اور بے شرمی کے مختلف طریقے جیسے کلب۔ مے خانے جوئے خانے سنیما۔ جنسی فحاشی کے نت نئے طریقے نوجوان لڑکے لڑکیوں کو تباہی بربادی کی طرف دھکیل رہے ہیں۔

''انٹرنیٹ کا غلط استعمال ایک معاشرتی برائی بن کر سامنے آرہا ہے۔ اس کے ذریعہ پھیلائی جارہی فحاشی کی طرف توجہ دیکر بچوں کو اس کے برے اثرات سے دور رکھیں والدین کا فرض بنتا ہے کہ انٹرنیٹ کے رابطوں کے بارے میں آگاہ رہیں بچوں کی خاص طور پر اور لڑکیوں کی شروع بچپن سے ہی حفاظت کریں''

(خطاب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۱۹ اکتوبر ۲۰۰۳ لندن)

گندی فلموں اور سنیما کے پردے پر فحش گانے (جو بلیو فلم بنتے جارہے ہیں) پھر ٹیلی ویژن پر ڈراموں کے نام پر عریانیت کے مناظر چھوٹے بچوں پر بے حیائی اور بے شرمی بداخلاقی کا باعث بن رہا ہے اور یہ ناسور ساری قوم کی اخلاقی تباہی کا باعث بن رہا ہے۔ شرم حیا نام کی کوئی چیز باقی نہیں رہی۔ ان تمام برائیوں کو ختم کرنے اور ان کے برے اثرات سے اپنے آپ کو اور اپنے بچوں کی حفاظت کی جہاں تک ظاہری صورتیں اور تدبیرا ہیں وہ والدین کو بروئے کار لاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی سکھلائی ہوئی دعا کی طرف توجہ دیکر بار بار اس دعا کو اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان سب خرابیوں سے بچانے کیلئے ہمیں یہ دعا سکھائی ہے۔

ربنا هب لنا من ازواجنا وذريتنا قرة اعين واجعلنا للمتقين اماماً

(الفرقان ایت 75 پارہ 19)

''اے ہمارے رب ہم کو ہماری بیویوں کی طرف سے اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقیوں کا امام بنا''۔

اللہ تعالیٰ نے ان برائیوں سے بچنے کیلئے حکم دیا ہے کہ تم نیکی تقویٰ پر قائم رہو اور اپنے گھر والوں بیوی بچوں اور اولاد کو تقویٰ پر قائم رکھنے کیلئے نمونہ بنو اور اس کے لئے اپنے رب سے ہر وقت مدد مانگو''۔ بچوں سے محبت کریں ان کو کمپنی دیں انکی جائز ضروریات و نیک خواہشات کا خیال رکھیں ان کی چھوٹی چھوٹی باتوں کو اہمیت دیں ان کے مسائل میں دلچسپی لیتے رہیں اور ان کے مسائل حل کرنے میں لگے رہیں اپنے بچوں کے ساتھ تفریحی پروگرام بنائیں ان کی اچھی دلچسپیوں میں حصہ لیں تاکہ وہ اپنے مسائل ایک دوست کی طرح آپ کے ساتھ بانٹ سکیں۔

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں۔

کہ حضورؐ نے فرمایا اپنے بچوں کے ساتھ عزت سے پیش آؤ اور ان کی اچھی تربیت کرو''۔

ہمارے سامنے سب سے بہترین سب سے اعلیٰ مثال تربیت اولاد کی حضرت ابراہیمؑ کے فرزند حضرت اسماعیلؑ کی ہے حضرت اسماعیلؑ کی اعلیٰ تربیت کا ہی نتیجہ ہے جس نے بڑی سے بڑی عظیم قربانی کیلئے باپ کے سامنے اپنی گردن چھری کے نیچے رکھدی۔ یہ عظیم قربانی قیامت تک تمام بنی نوع انسان کے لئے اپنی اولاد کو تربیت دینے کیلئے مشعل راہ ہے۔

بچے قوم کی امانت ہوتے ہیں انکی اچھی پرورش اچھی تعلیم تربیت دیکر بااخلاق مہذب خدا دوست انسان بناکر اپنا فرض پورا کرتے ہوئے قوم کو پیش کریں۔ اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں۔

اللہ ہمیں اسکی توفیق عطا کرے۔ (آمین)

امریکہ میں حقوق نسواں کا سچ

اعداد و شمار کی روشنی میں

آزادی نسواں کے نام پر مغربی معاشرے میں جو برائیاں اور فحش کاریاں جنم لے چکی ہیں اور لے رہی ہیں ان سے معاشرتی نظام کا شیرازہ بکھر چکا ہے قدم قدم پر مرد و زن کے بلاروک ٹوک اختلاط اور جنسی انارکی نے جو بہیمیت کی حدود کو پار کرچکی ہے اس معاشرے میں شکوک وشبہات کی ایسی فضا قائم کردی ہے کہ باپ کا بیٹے سے بیٹے کا باپ سے ماں کا بیٹی سے بیٹی کا ماں سے شوہر کا بیوی سے اور بیوی کا شوہر سے کلیۃً اعتماد اٹھ چکا ہے اور اسی عدم اعتماد کا نتیجہ ہے کہ آج دنیا بھر میں سب سے زیادہ طلاق یورپ اور امریکہ میں واقع ہوتی ہیں۔ جن کا تناسب ۵۵ فیصد سے زائد ہے یہ تناسب امریکی رپورٹ کے مطابق ہے جب کہ حقیقت حال اس سے کہیں زیادہ دگرگوں ہے۔

طلاق یافتہ مائیں اپنے آزادانہ خیال اور غلط روش کے باعث اپنے بچوں کو نرسنگ ہومز یا کسی سرکاری یتیم خانہ میں ڈال کر خود آزاد ہوجاتی ہیں اور یہ آزادی انہیں از سرنو زنا اور دیگر جنسی عمل کی طرف ابھارتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ جنسی انارکی اس قدر تیزی سے پھیل رہی ہے کہ اس سے پیدا ہونے والے امراض خبیثہ نے معاشرے کی بنیادی ہلا کر رکھ دیں ہیں۔ کنزے کے ایک پرانے اعداد و شمار کے مطابق امریکہ میں 47 فیصد مرد اور 50 فیصد عورتیں بلا تکلف ناجائز تعلقات قائم کئے ہوئے ہیں۔ ادھر ماؤں سے بچھڑنے والے معصوم بچے غیر معیاری پرورش و پرداخت کے باعث بچپن میں ہی غیر اخلاقی سرگرمیوں میں ملوث ہوجاتے ہیں۔ ایسے نوعمر بچوں کی سالانہ تعداد دس لاکھ سے زائد ہے جو قتل غارت گری اور لوٹ مار میں بلاجھجک ملوث پائے جاتے ہیں۔ یہ سب کچھ اس مقام اور اس ملک میں ہورہا ہے جو اپنے زعم میں انسانی حقوق کا چمپئن اور آزادیٔ نسواں کا سب سے بڑا علم بردار ہے صنعت وحرفت اور سرمایہ کاری کا سب سے بڑا ٹھیکیدار امریکہ ہے اور اسی امریکہ میں سارا کاروبار مردوں کی ملکیت میں ہوا کرتا ہے عورتوں کا کام صرف پبلسٹی کرنا ہوتا ہے۔ حقوق نسواں کے تحت انہیں مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ ماڈل گرل اور حسیناؤں کے روپ میں اپنے ناز واداؤں کے ذریعہ گاہکوں اور بیوپاریوں کا من موہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ مصنوعات کی خرید وفروخت ہوسکے۔ انہیں ایکٹرس، پرائیویٹ سکریٹری اور ایئر ہوسٹس کے روپ میں سجا سنوار کر ان کے حسن کو سرمایہ بازار اور ان کے جسم کو تجارت کا اشتہار بناکر عوام کی توجہ کا مرکز بنایا جاتا ہے خواہ اس کے لئے انہیں سردیوں میں باریک منی سکرٹ ہی کیوں نہ پہننی پڑے تاکہ ان کے جسم کی بیاضی چھن چھن کر آنکھوں کو خیرہ کرتی رہے۔

خواتین کے تئیں یہ وہ تکلیف دہ صورت حال ہے جس کے باعث ان کی حیثیت ایک بکاؤ مال یا شوپیس سے زیادہ نہیں اور اس کا لازمی نتیجہ عورتوں کی عفت و عصمت کی بربادی کی شکل میں نمودار ہوا ہے۔ آج امریکہ میں ہر 45 سیکنڈ پر ایک عورت کی بے حرمتی کی جاتی ہے اور ایک تازہ رپورٹ کے مطابق سالانہ ۶ لاکھ خواتین بے آبرو ہوجاتی ہیں لیکن امریکی حکمرانوں کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی، سی این این کی ۵ ستمبر ۱۹۹۲ کی ایک رپورٹ کے مطابق امریکہ میں ہر دوسری عورت پر مجرمانہ حملہ ہوتا ہے لیکن مجرم کے لئے کوئی قرارداد واقعی نہ ہونے کی وجہ سے اس طرح کے جرائم کا وقوع پذیر ہونا عام سی بات ہوگئی ہے اس کا اندازہ اس طرح لگایا جاسکتا ہے کہ امریکہ میں نوجوان لڑکیوں کا اپنے بوائے فرینڈ کے ہاتھوں قتل ہونے کا سالانہ تناسب ڈیڑھ ہزار سے زائد ہے جس سے ظاہر ہے کہ ان کے جسم اور جان کی کوئی قیمت نہیں۔

آزادی نسواں کے فریب میں جس قدر جسم فروشی اور جرائم کی وارداتیں امریکہ اور اس کے حلیف ملکوں میں ہورہی ہیں شاید اس سے قبل انسانی تاریخ میں کبھی ہوئی ہوں۔ امریکی معاشرے میں فحاشی کی تکمیل اب اس طور پر بھی ہورہی ہے کہ سالانہ 50 ہزار سے زائد عورتیں لڑکیاں اور چھوٹے عمر کے بچے اور بچیاں امریکہ اسمگل کئے جاتے ہیں۔ جنہیں جسم فروشی کے مراکز اور اڈوں میں زبردستی ڈال کر بہیمیت وحیوانیت کی اس حد تک پہنچایا جاتا ہے جہاں انسانیت کو رونا آجاتا ہے اور غیرت منہ چھپا کر بھاگتی ہے کہ حریت اور تہذیب جدید کے نام پر عورتوں کے جسم بیچنے کے لئے بھیڑ بکریوں کی طرح منڈیاں لگائی جاتی ہیں۔

انسداد دہشت گردی کا علمبردار اور منشیات کی روک تھام کی تلقین کرنے والا امریکہ آج پوری دنیا کو جرائم سے توبہ کرنے کی تلقین کرتا پھر رہا ہے لیکن اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھنے کی کوشش نہیں کرتا کہ آزادیٔ نسواں کے نام پر امریکی خواتین میں کس برق رفتاری کے ساتھ جرائم کی شرح میں اضافہ ہورہا ہے جس کے نتیجہ میں آج دنیا بھر میں سب سے زیادہ امریکی خواتین جیلوں کی سزائیں بھگت رہی ہیں امریکی محکمہ انصاف کی ایک رپورٹ کے مطابق 75 فیصد خواتین ایسی ہیں جو امریکی جیلوں میں بند جسمانی اذیتوں کا شکار ہیں اور ستم بالائے ستم الخ، مقید خواتین کو جیل انتظامیہ کے بہیمانہ سلوک سے بھی نبرد آزما ہونا پڑتا ہے۔

ہیومن رائٹس واچ کی گلوبل رپورٹ اگست 1998 میں انکشاف کیا گیا ہے کہ ''امریکہ کی جیلوں میں دنیا بھر کے ممالک سے انوکھا طرز اختیار کرتے ہوئے خواتین قیدیوں پر بھی مرد اہل کار مقرر کردیئے گئے ہیں۔ جیلوں میں بند خواتین کے حقوق کی ناقابل بیان حالت اور ان کے ساتھ ہونے والی مجرمانہ زیادتیوں کے ازالہ اور روک تھام میں ریاستی حکومتوں کی مدد کرنے کے بجائے امریکی حکومت نے ایک قسم کے قانون اور سیاسی سقم کا سہارا لے کر زیر حراست قیدی خواتین کی جنسی بے حرمتی کو جائز قرار دے دیا ہے۔

یہ ہے حقوق نسواں اور آزادی نسواں کے عالمی چمپئن امریکہ کی خواتین کے ساتھ ہونے والی زیادتیوں اور بدکرداریوں کی اجمالی رپورٹ جو اس کے مساوات اور حریت و آزادی کے بلند بانگ دعوے کی پول کھولتی ہے۔ لیکن اس کے باوجود آج پوری دنیا اسلام اور اسلام کے پیروکاروں کو ہی اپنی تنقید کا نشانہ بناتی ہے اور آزادی نسواں کے سلسلے میں اس کے نظریے اور موقف کو قدیم اور ظالمانہ قرار دیتی ہے کہ جس نے مردوں پر لازم کیا ہے کہ اس صنف نازک کیلئے راحت وسکون اور عیش وعشرت کا سامان فراہم کرے، کیونکہ وہ اسلامی نظریے کے مطابق گھر کی زینت اور ملکہ ہے اس کی زینت وزیبائش کی خاطر مرد کو چاہئے کہ وہ سمندر کی تہہ تک پہنچے اور موتیوں کا خزانہ لاکر اس کے قدموں میں نچھاور کردے۔

(بشکریہ روزنامہ انقلاب ممبئی)

☆☆☆

جگت گورو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے انبیائے بنی اسرائیل کی عقیدت

(خورشید احمد پربھاکر، درویش ہندی)

سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے
وہ آج شاہ دیں ہے وہ تاج مرسلیں ہے
وہ طیب و امیں ہے اس کی ثنا یہی ہے

بھارت دیش کے اوتاروں، رشیوں اور مصلحین نے نبیوں کے سردار پاک محمد مصطفیٰ ﷺ کو دنیا کا آخری نجات دہندہ بیحد قابل حمد وثنا ٹھہرایا ہے اسے دنیا بھر کے لوگوں کا سانجھا محبوب، قبول کرنے، پیروی کرنے کے لائق اور استقبال کرنے کے قابل بتایا ہے نراشنس (محمدؐ) کو گناہوں سے بچانے والا اور شافعی قرار دے کر ان پر درود وسلام بھیجا ہے (رگوید۔ سام وید۔ اتھر وید۔ باب نمبر 20 فصل 127 آیات 1 تا 14 بھوشیہ پوران۔ پرتی سرگ پرو ۳ ادھیائے ۳)

پارسی مذہب کی کتب، ژند اوستھا اور گاتھا میں اسلام، بانی اسلام اور صحابہ کرامؓ کے بارے مفصل پیش خبریاں موجود ہیں چنانچہ حضرت ساسان اوّل کے مہ آباد نامہ میں حضرت زرتشت کا کلام پیغمبر اعظم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق مفصل موجود ہے جو آج بھی ژندی و پہلوی اور فارسی زبان میں موجود ہے (فرسنگ دساتیر صفحہ 188 تا 191۔ 1280ء مطبوعہ مطبع سراجی۔ تفصیل کیلئے ملاحظہ فرمائیں اخبار بدر قادیان جلد 50 شمارہ 51 صفحہ ۷ تا ۱۰ مورخہ ۲۰ دسمبر ۲۰۰۱ء)

یہود و نصاریٰ کی مقدس کتب عہد نامہ عتیق اور عہد نامہ جدید میں دنیا کے عالمگیر ہادی اعظم محمد مصطفیٰؐ کے متعلق تفصیل سے بہت سی پیش خبریاں آج تک موجود ہیں چنانچہ آج کی سطور میں ایک پیشگوئی محمدیم کے بارے میں ذکر کیا جارہا ہے۔

محمدیم: انبیائے بنی اسرائیل کے سلسلے میں مبعوث ہونے والے معزز انبیاء علیہم السلام میں حضرت سلیمان علیہ السلام ایک ایسے عظیم الشان شہنشاہ اور بلند مرتبت نبی گزرے ہیں جو بیک وقت شہنشاہ اور نبی تھے جن کا اپنے زمانے میں جن وانس، بحر وبرّ، فضا اور جوّ پر تصرف تھا وہ نہایت درجہ زیرک صاحب فہم و ذکا علم وھدی اور کشوف والہام ووحی نبی تھے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے غزل الغزلات میں اپنے اور محبوب خدا، بادشاہوں کے بادشاہ خداوندوں کے خداوند محمد سے اپنے عشق کا اظہار کرتے ہوئے اپنے کشف میں فرمایا ہے کہ:

۱۔ ''میرا محبوب سرخ وسفید ہے''

اس آیت میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا حلیہ مبارک بیان ہوا ہے۔ آنحضرت ﷺ کا رنگ سرخی مائل سفید تھا۔ (غزل الغزلات باب ۵ آیت ۱۰)

وہ دس ہزار میں ممتاز ہے''

(غزل الغزلات 10:5)

۲۔ یہ ایک بہت بڑی عظیم الشان پیشگوئی ہے جس کا ذکر رگوید سام وید اور اتھروید کے علاوہ بائیبل میں پایا جاتا ہے۔ یہ غیبی امر فتح مکہ کے موقعہ پر ظہور پذیر ہوا جبکہ سردار دوجہان، بادشاہوں کے بادشاہ ''دس ہزار قدوسیوں'' کے ساتھ مکہ میں داخل ہوئے۔ (استثناء 3:33) بنی اسرائیل کے نبیوں کے سلسلہ میں بلکہ ساری دنیا میں حضرت محمدؐ مہرشی نام کا صرف ایک ہی پیغمبر گذرا ہے۔ تفصیل کیلئے ملاحظہ فرمائیں (اخبار بدر قادیان جلد 50 شمارہ 24-23) صفحہ 14/15 مورخہ 7/14 جون 2001ء مضمون بعنوان ''دس ہزار والا نبی صلی اللہ علیہ وسلم''

۳۔ ''اس کا سر خالص سونا ہے'' (ایضاً)

حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے پیارے محبوب ''محمدیم'' کا سر مبارک خالص سونا قرار دیا ہے۔ یہ ایک نہایت زبردست عدیم المثال و درخشاں پیش خبری ہے جس کی نظیر دنیا میں نہیں ملتی۔

''سونا انسان کی روحانی طاقت سے استعارہ ہے'' ملاحظہ فرمائیں (شت پتھ براہمن کانڈ 12 پر پاٹھک 9 براہمن ۱ کنڈ کا نمبر ۴ ماخوذ از میثاق النبیین حصہ اوّل صفحہ ۶۰ مطبوعہ 1936 مرتبہ مولانا عبدالحق صاحب ودیارتھی لاہور۔

اس حیرت انگیز عدیم المثال پیشگوئی میں حضرت محمدیم کو سراپا روحانیات سے معمور بتایا گیا ہے اور آپ کے ''مقام جمع'' ''اسماءاللہ''۔ ''خداوندوں کا خداوند'' کے سربستہ راز کی تفسیر بیان کرنا مقصود ہے۔

انسانی جسم میں سر یعنی دماغ سارے جسم بلکہ ساری دنیا کا کنٹرول کرتا ہے۔ آنحضرت ﷺ سراسر روحانیات کا مجسمہ ہیں آپؐ کا اُسوہ حسنہ اور عالمگیر دائمی تعلیمات پوری دنیا کے لئے رہبر ہیں۔ مسلمانوں میں کچھ لوگ اس خیال کے پائے جاتے ہیں کہ چونکہ آپ پیکر روحانیت و نور تھے اس لئے آنحضرتؐ کا انسانوں کی طرح سایہ نہیں تھا۔

۴۔ اس کی زلفیں پیچ در پیچ اور کوے کی سی کالی ہیں۔ آیات ۱۱ تا ۱۳

ان آیات میں محبوبوں کے محبوب شاہان کے سردار شاہ مدنی و مکی کا حلیہ مبارک بتایا گیا ہے۔

۵۔ ''اس کے ہونٹ سوسن ہیں۔ جن سے رقیق مر ٹپکتا ہے'' (غزل الغزلات آیت نمبر ۱۴)

سوسن۔ نیلگوں آسمانی رنگ کا ایک پھول جسے شعراء زبان سے تشبیہ دیتے ہیں (فیروز اللغات صفحہ 437 زیر لفظ سوسن) مسلمان اس رنگ کو ترجیح دیتے ہیں۔

غزل کے باب ۵ آیت نمبر ۱۴ کا پہلا لفظ کو ہے جس کے عربی لغوی معانی ہیں (۱) منہ کا اندرونی حصہ (۲) تالو بمعہ منہ کا زیرین حصہ) (۳) زبان، کلام بائیبل میں ایسے موقعہ پر منہ تالو اور زبان سے مراد کلام ہوتا ہے (میثاق النبیین حصہ اول صفحہ 207)

رقیق مر: الف: اس آیت کا دوسرا لفظ مُتْتَقِم ہے جس کا مادہ متق ہے۔ متق کے معنے ہیں۔

(۱) شیریں چیز کا کھانا۔ ۲۔ شیرینی۔ ۳۔ پانی سے بھرا ہوا برتن۔ ۴۔ شیریں چشمہ مجموعی طور پر اس کے معانی ہیں۔ اس محبوب کا کلام شیریں ہے اس کی زبان شیرینیوں سے لبریز ہے اس کا منہ شیریں چشمہ ہے۔ (میثاق النبیین حصہ اول 207)

رقیق مر سے مراد ہے لطیف شفاف چیز مر اور عود دونوں اشیاء حضرت عیسیٰ مسیح کے زخم جلد مندمل کرنے کیلئے مرہم عیسیٰ میں ڈالی گئی تھیں یہ شفا اور تریاق ہیں۔

اس لفظ سے یہ بتایا گیا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے پیارے محبوب محمد کا کلام شیرین فصیح و بلیغ معنی خیز معانی زا، گوہر بیز و گوہر ریز، گوہر زا، نہایت آسان زود فہم، شیرین عسل مصفی اور گناہوں سے شفا بخشنے والا تریاق ہے۔ یہ قرآن مجید کے اوصاف حمیدہ کا بیان ہے۔ قرآن مجید خاتم الکتب ہے وہ کامل عالمگیر شریعت ہے جو کامل انسان محمدؐ پر نازل کیا گیا۔ اس کی تعلیمات خالص دودھ لبنا خالصا ہیں جو سب کو تمکنت اور نجات وفلاح دینے والی ہیں۔

غزل اللغزلات 14:5 ''اس کے ہاتھ مرصع سونے کے ہیں سونے کی تعبیر لطیف خالص روحانی طاقت ہے آنحضرت ﷺ کی زبان وہاتھ سے کسی کو کبھی بھی کوئی دکھ نہیں پہنچا۔ آپ کے ہاتھ غربا کی خدمت کرنے خیرات کرنے اور فیض رسانی میں تیز آندھی سے تیز چلا کرتے تھے ظالموں کے ہاتھوں کو آپؐ کے روحانی طاقت سے معمور ہاتھوں نے ظلم کرنے سے ہمیشہ روکا۔

''لیا ظلم کا عفو سے انتقام علیک الصلوۃ علیک السلام

غزل الغزلات 5 : 16 ''اس کا منہ از بس شیریں ہے'' ہاں وہ سراپا عشق انگیز ہے اے یروشلم کی بیٹیو! یہ ہے میرا محبوب یہ ہے میرا پیارا!''

ترجمہ: ماخوذ از برٹش اینڈ بائیبل سوسائٹی انارکلی لاہور 1947ء۔

اس آیت میں ساری غزل کا خلاصہ بیان کیا گیا ہے کہ اے ساکنان و اہالیان یروشلم! میرا محبوب میرا پیارا سراپا محمد ہے۔ بائیبل کے مترجمین و پوادر نے لفظ ''محمدیم'' کا ترجمہ ''سراپا عشق انگیز'' کردیا ہے جبکہ اسم محمد معرفہ ہے اور آنحضرت کا یہ ذاتی نام ہے لہٰذا ضروری ہے کہ لفظ محمدیم کی مختصری تشریح کی جائے۔

محمدیم (مقام جمع کا بیان)

حضرت سلیمان علیہ السلام کا پیارا محبوب حضرت محمد ہے حضرت سلیمانؑ نے اپنے محبوب کی بلند شان عظمت و جلالت اور ان کے لطیف حسن و جمال کے مدنظر ان کو تعظیماً محمدیم کہا ہے جیسے کسی شہنشاہ اور معزز پیشوا کی آمد پر عزت وتوقیر وعظمت کے پیش نظر کہا جاتا ہے کہ شہنشاہ سلامت تشریف لا رہے ہیں۔ حالانکہ شہنشاہ لفظ واحد ہے لیکن ان کیلئے تعظیماً جمع کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے۔

''محمدیم'' واحد معرفہ اور علم ہے Proper Noun ہے۔ ساری بائیبل مقدس میں صرف ایک ہی بار حضرت سلیمان علیہ السلام کے نعتیہ کلام غزل الغزلات باب ۵ آیت ۱۶ میں آیا ہے یہ لفظ بظاہر جمع کی شکل میں ہوتا ہوا بھی واحد ہے۔ لفظ محمد کا اندرونی تقاضا تھا کہ اس کے اندر پوشیدہ عظمت شوکت وحسن و حمد وثنا کے اظہار کیلئے اسے جمع سے تعبیر کیا جاتا۔

لفظ محمد کا مادہ حمد ہے۔ اسم مادے سے پیغمبر معظم کے اسماء مبارک محمد احمد محمود حامد حمید نکلتے ہیں۔ جو آپ کی ستائش حمد وثنا اور تعریف پر مشتمل ہیں ہنود کے رگوید، سام وید، اتھر وید، پوران اور ژند اوستھا گاتھا پارسیوں کے مذہبی لٹریچر ہیں اور اسلامی مذہبی مقدس کتب میں غرضیکہ دنیا کے سارے مذہبی لٹریچر میں مبالغہ سے بڑھ کر قابل ستائش وقابل حمد وثنا حضرت محمد رسول اللہ کو ہی ٹھہرایا گیا ہے پس حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے کشف میں محمد کو ان کی عظمت کے اظہار کیلئے محمدیم کہا ہے اس مقام پر علامت ''یم'' صرف لفظ محمد کے ممدوح کی تعظیم وعظمت و ستائش کے لئے مستعمل ہوئی ہے۔

۳۔ موجودہ مقام غزل الغزلات باب ۵ آیت ۱۶ کا ترجمہ علما یہود کی طرف سے بار بار اصلاح وترمیم کے بعد امریکن جیوش پبلیکیشن سوسائٹی نے درج ذیل کیا ہے His morrth is most sweet yet he is altogether اس ترجمہ میں ضمیر واحد استعمال ہوئی ہے (استفادہ میثاق النبیین حصہ اول صفحہ ۲۲۲ مرتبہ مولانا عبدالحق ودیارتھی)

محمدیم مقام جمع: حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنی غزل باب ۵ آیت ۱۶ کے محمدیم میں حضرت محمد مصطفیٰ کے مقام جمع کا راز بتایا ہے جیسے الوہ سے الوہیم میں ذات واحد کی عظمت وشان وشکوہ کا بیان کرنا مقصود ہوتا ہے بالکل ایسا ہی محمدیم میں آنحضرت کی بلند شان عظمت وستائش اور مقام جمع میں مضمر راز بتایا ہے۔

اس مقام جمع کی تفصیل ہندو مقدس کتب رگوید سام وید اتھر وید میں آئی ہے تفصیل ملاحظہ ہو۔ اخبار بدر قادیان جلد 46 شمارہ 28 صفحہ 13 مورخہ 10/17 جولائی 1997ء سیرت النبی نمبر۔

قرآن پاک میں مقام جمع کی تفسیر موجود ہے چنانچہ مقدس کلام اللہ میں خداتعالیٰ نے فرمایا ہے کہ:۔

''ثم دنی فتدلی فکان قاب قوسین اوادنیٰ''۔

(سورۃ النجم آیت 9-10)

نفس محمدی بوجہ شدت قرب کے صعود کرکے دریائے الوہیت (الوہیم) کے نزدیک ہوا اور ہوتے ہوتے وہ مقام ادنیٰ قرب کے انتہائی مقام تک جا پہنچا جہاں الوہیت (الوہ) کے بحر اعظم میں ذرہ بشریت گم ہوگیا۔ اور اس (ذات محمد) میں اور حق تعالیٰ (الوہ) میں کوئی حجاب نہ رہا۔ یہ نقطہ محمد یہ ظلی طور پر مجمع جمیع صفات الوہیت ہے۔ اہل تصوف اس کا نام اسماء اللہ رکھتے ہیں۔ اور پھر وہ (محمد) نزول کرکے مخلوق کی طرف بڑھا اور خلق اور خالق (الوہ) میں کوئی فرق نہ

(باقی صفحہ 15 پر دیکھیں)

سالانہ اجتماع وکارگزاری رپورٹ واقفین نو قادیان

قادیان میں خدا کے فضل سے واقفین نو کی تعداد 209 اور واقفات نو کی تعداد 109 ہے محترم مولوی محمد یوسف صاحب انور سیکرٹری وقف نو ہیں قادیان کے چار حلقے ہیں ہر حلقے سے ایک سیکرٹری واقفین نو اور ایک سیکرٹری واقفات نو بھی معاونت کرتے ہیں۔ دوران سال کی کارگزاری مختصر طور پر پیش ہے:۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات: ۵ جنوری ۲۰۰۶ء جمعرات کا دن قادیان کے واقفین و واقفات نو کیلئے انتہائی خوشی اور مسرت کا دن تھا جبکہ حضور انور نے ازراہ شفقت اردو کلاس مسجد اقصیٰ میں منعقد کی منظوری دی اور نفس نفیس شرکت فرمائی اور واقفین و واقفات سے مختلف سوالات دریافت فرمائے اور زریں ارشادات سے نوازا اور آخر میں اپنے دست مبارک سے بطور تحفہ پیش مرحمت فرمائے خوش نصیبی کے یہ لمحات ناقابل فراموش ہیں پیارے آقا نے 30 واقفین و نو واقفات کی تقریب آمین میں شمولیت فرمائی اور دعاؤں سے نوازا۔

قادیان میں واقف نو اسکول:: قادیان میں شعبہ وقف نو بھارت کے زیر انتظام ایک اسکول بھی واقفین نو کیلئے قائم ہے جہاں 5-4 سال کی عمر کے بچوں کی تعلیم و تربیت کی جاتی ہے اس اسکول میں چالیس واقفین، واقعات داخل ہیں۔

کیریئر پلاننگ کمیٹی کا قیام:: واقفین و واقفات نو کو تعلیمی شعبہ میں دوران تعلیم راہنمائی کرنے کیلئے ایک کیریئر پلاننگ کمیٹی موجود ہے جس کے موجودہ صدر محترم ڈاکٹر طارق احمد صاحب انچارج احمدیہ شفاخانہ ہیں امسال اس کمیٹی میں تین درخواستیں پیش ہوئیں جن پر کمیٹی نے غور وخوض کے بعد مناسب مشورہ دیا اور راہنمائی کی۔

دینی کلاسز کا انعقاد:: قادیان کی مقدس بستی میں امارت مقامی کی طرف سے درس وتدریس کا نظام ہر حلقے کی مسجد میں جاری ہے اس کے علاوہ ہر تنظیم اپنے تربیتی اجلاس کرتی ہے ہر حلقے میں واقفین نو واقفات کے لئے دینی اور تربیتی کلاسوں کا اہتمام کیا گیا۔

ایم ٹی اے سے استفادہ :: قادیان میں خدا کے فضل سے ایم ٹی اے کی سہولت ہر گھر میں موجود ہے اس لئے الا ماشاء اللہ سب واقفین واقفات ایم ٹی اے کے آسمانی مائدہ سے حسب استعداد و استطاعت فیضیاب ہوتے ہیں۔ بڑی عمر کے بچے دفتر وقف نو کی تحریک پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات جمعہ کا خلاصہ تیار کر کے دفتر وقف نو میں آکر چیک کرواتے ہیں۔

ماہانہ جلسے :: وقف نو کے زیر انتظام قادیان کے ہر چار حلقہ جات کے مشترکہ اور کبھی حلقہ وائز جلسے منعقد کئے جاتے ہیں۔ جس میں واقفین واقفات پردے کی رعایت سے اور ان کے والدین شریک ہوتے ہیں۔ جس میں علماء سلسلہ کے علاوہ بیرون ممالک سے آنے والے مہمانان کرام خطاب کرتے ہیں۔

ذیلی تنظیموں میں شمولیت :: قادیان کے واقفین، واقفات میں سے اطفال 113 خدام 69 ناصرات 69 لجنہ 29 اپنی تنظیموں سے منسلک ہو چکے ہیں اور دفتر کا بھی رابطہ ہے۔ اور حسب ضرورت محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ، صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ اور محترمہ صدر لجنہ اماء اللہ سال بھر میں ممکنہ ومخلصانہ قادیان دیتے ہیں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ۔

زیارت مقامات مقدسہ :: قادیان کے مقامات مقدسہ شعائر اللہ میں سے ہیں ان کی تعظیم کرنا ہر احمدی کا فرض ہے ان کی اہمیت وعظمت سے واقف ہونا بھی ضروری ہے امسال حلقہ ننگل کے سیکرٹری وقف نو مکرم داؤد احمد صاحب نے واقفین کو مقامات مقدسہ کی زیارت کروائی اور ان کو تاریخی پس منظر اور اہمیت سے روشناس کروایا۔

قرآن مجید ناظرہ مکمل کرنے والے واقفین، واقفات میں سندات کی تقیم

شعبہ وقف نو بھارت نے ناظرہ قرآن کریم مکمل کرنے والے واقفات واقفین کیلئے نہایت ہی خوبصورت اور جاذب نظر سندات تیار کی ہوئی ہیں قادیان میں دوران سال حلقہ وار موصولہ رپورٹوں کی روشنی میں خدا کے فضل سے 108 خوش نصیب واقفین واقفات نو نے قرآن کریم ناظرہ مکمل کرنے پر سند امتیاز حاصل کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان سب کیلئے مبارک کرے۔ آمین۔

دعائیہ خطوط بخدمت حضور انور: قادیان کے واقفات واقفین حضور انور کی خدمت اقدس میں گاہے بگاہے خطوط لکھتے رہتے ہیں دفتر وقف نو کی طرف سے بھی مجموعی طور پر تمام واقفین واقفات کے روشن مستقبل کیلئے دعائیہ خطوط لکھے جاتے ہیں۔

ننھے مجاہدین معیار اوّل و دوم وقف جدید: حضور انور کے ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے 24 واقفین واقفات نو وقف جدید کی خصوصی تحریک میں شامل ہوئے دفتر وقف نو نے ان تمام کے اسماء حضور اقدس کی خدمت میں بغرض دعا بھجوائے حضور انور نے ازراہ شفقت ان تمام ننھے مجاہدین وقف جدید کو دعاؤں سے نوازا ہے ایسے تمام خوشنودی کے خطوط متعلقہ واقفین کو پہنچا دیئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ واقفین، واقفات نو کو مالی قربانیوں کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

دینی امتحان نصاب وقف نو: سالانہ اجتماع سے پہلے عمر کے اعتبار سے واقفین نو کو امتحان دینی نصاب دینا لازمی قرار دیا گیا تھا چنانچہ اس امتحان میں 250 واقفین و واقفات شامل ہوئے انکے چار گروپ بنائے گئے تھے گروپ اے بی کا تحریری امتحان لیا گیا جبکہ سی ڈی گروپ کا زبانی امتحان ہوا۔

متفرق امور: امسال مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام سائیکل ریس کا مقابلہ ہوا اس ریس میں وقف نو خدام نے بھی شمولیت اختیار کی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک وقف نو عزیز عبد الرحیم فاتح نے اول پوزیشن حاصل کی اور ایک ہزار روپے کا نقد انعام پانے کی سعادت پائی۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز عزیز اور دیگر واقفین کیلئے موجب برکت بنائے آمین۔ امسال جماعتی نظام کے تحت منعقد ہونے والے جلسے یوم مسیح موعودؑ یوم خلافت اور یوم مصلح موعودؓ کے موقعہ پر دفتر وقف نو نے سوال و جواب پر مشتمل پمفلٹ تیار کر کے واقفین میں تقسیم کئے تا کہ واقفین ان جلسوں کی عظمت و اہمیت سے بخوبی واقف ہوں۔ علاوہ ازیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صد سالہ خلافت جوبلی کیلئے جو دعائیں پڑھنے کی تاکید فرمائی انکا سرکلر واقفین میں تقسیم کیا گیا تا کہ اپنے گھروں میں سہولت سے یاد کر سکیں اور حسب ارشاد حضور انور پڑھتے رہیں۔

جامعہ احمدیہ میں امسال قادیان دارالامان کے ۸ واقفین نو داخل ہوئے ہیں اللہ ان سب کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سچا اور حقیقی خادم بنائے آمین ان میں سے دو درجہ حفظ کلاس میں حفظ قرآن کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

دفتر وقف نو قادیان میں 338 فائلیں موجود ہیں۔ جن میں 209 فائلیں واقفین نو کی ہیں اور 109 فائلیں واقفات نو کی ہیں۔ دفتر وقف نو ان فائلوں کا ریکارڈ ہر طرح سے مکمل رکھنے کی کوشش کرتا ہے اور واقفین کو توجہ دلاتا رہتا ہے۔

سالانہ اجتماع اور تقریب تقسیم انعامات و یوم والدین:: امسال بھی واقفین نو اور واقفات نو کا اپنا علیحدہ اجتماع منعقد کیا گیا۔ اجتماع کے جملہ پروگراموں کو بہتر رنگ میں انجام دینے کیلئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی اور تمام امور کو دس شعبوں میں تقسیم کر کے منتظم و نائب منتظم مقرر کئے گئے چنانچہ 27.10.06 سے علمی اور ورزشی مقابلہ جات شروع کئے گئے علمی مقابلہ جات میں تقاریر تلاوت کلام پاک نظم خوانی بیت بازی اور فی البدیہہ تقاریر کے مقابلے کروائے گئے جبکہ کھیلوں میں بیڈمنٹن فٹ بال۔ والی بال کبڈی، اور مختلف قسم کی دلچسپ کھیلوں کے مقابلے احمدیہ گراؤنڈ میں کروائے گئے واقفات نو کی کھیلیں سیکرٹریات حلقہ جات کی نگرانی میں خوش اسلوبی سے پایہ تکمیل تک پہنچیں۔ ان علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں 250 کے قریب واقفین واقفات نے حصہ لیا پروگرام کا یہ حصہ 30.10.06 کو اپنے اختتام کو پہنچا۔

بعد ازاں مورخہ 12/11/06 کو اجتماع کی آخری تقریب تقسیم انعامات کا پروگرام رکھا گیا اس روز مسجد مبارک میں باجماعت نماز تہجد ادا کی گئی نماز فجر کی ادائیگی کے بعد محترم مولانا عنایت اللہ صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے وقف کی اہمیت اور اس عظیم تحریک کے پس منظر پر موثر درس دیا بعد ازاں واقفین نو نے اجتماعی تلاوت قرآن کریم کی بعدہ تمام واقفین بہشتی مقبرہ پہنچے جہاں محترم قائمقام امیر صاحب و ناظر اعلیٰ نے دعا کروائی۔

تقریب تقسیم انعامات کا پروگرام مسجد اقصیٰ میں رکھا گیا جہاں منتظم اجتماع گاہ نے مختصر اور خوبصورت اسٹیج تیار کیا بزرگان اور درویشان کرام کیلئے کرسیوں کا بھی مناسب انتظام کیا گیا بعد نماز مغرب وعشاء محترم قائم مقام امیر صاحب و ناظر اعلیٰ کی زیر صدارت ہی اس تقریب کا آغاز عمر عبد القدیر کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ نظم عزیز فاتح الدین نے پڑھی اور سالانہ رپورٹ مکرم عاشق حسین ایڈیشنل صدر اجتماع کمیٹی نے پیش کی بعد ازاں عزیزہ امۃ الشافی نے تقریر کی، تقریب کے مہمان خصوصی محترم ناظر صاحب تعلیم نے حضور انور کے ارشادات پیش کئے جو حضور انور وقتاً فوقتاً اردو کلاس میں فرماتے ہیں اس کے بعد ڈی گروپ کی واقفات نو نے ترانہ پڑھا اور محترم سیکرٹری صاحب وقف نو نے بانی تحریک وقف نو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے چند اقتباسات پڑھ کر سنائے جن میں واقفین واقفات اور ان کے والدین کو ضروری امور کی طرف توجہ دلائی گئی اس کے بعد ڈی گروپ کی واقفات نو کی طرف سے ایک اور ترانہ پیش کیا گیا بعدہ محترم قائم مقام ناظر صاحب اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے خطاب فرمایا آپ نے بعض انتظامی امور کی طرف توجہ دلائی آپ نے پھر واقفین واقفات کو ہر لحہ اپنا مقام پیش نظر رکھ کر اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی تلقین فرمائی نیز نصاب وقف نو مکمل کرنے M.T.A کے پروگرام بالخصوص حضور انور کی اردو کلاسوں سے مستفید ہونے اور دعائیں کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ خطاب کے بعد خاکسار صدر اجتماع کمیٹی نے محترم ناظر صاحب اعلیٰ و امیر مقامی قادیان محترم وکیل اعلیٰ صاحب تحریک جدید محترم ناظر صاحب نشر و اشاعت محترم صدر عمومی صاحب محترم صدر مجلس خدام الاحمدیہ محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کے علاوہ ممبران کمیٹی اور احباب کا شکریہ ادا کیا اس دوران تمام شرکاء اجتماع کی چائے و دیگر لوازمات سے تواضع کی گئی جن کی تعداد 450 تھی بعدہ تقریب تقسیم انعامات شروع ہوئی واقفات میں محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ قادیان نے اور واقفین میں محترم قائمقام ناظر صاحب اعلیٰ نے انعامات تقسیم فرمائے اجتماع کی تمام کاروائی خدا کے فضل سے بخیر وخوبی انجام پانے کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کروائی اور ٹھیک ساڑھے نو بجے اجتماع کا پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

(عبد المومن راشد۔ صدر اجتماع کمیٹی قادیان)

جلسہ سالانہ قادیان پر آنے والے ڈاکٹر صاحبان متوجہ ہوں

جو ڈاکٹر صاحبان اور پیرامیڈیکل سٹاف جلسہ سالانہ کے دوران قادیان میں خدمت کرنا چاہتے ہیں وہ اپنا نام، پتہ اور قادیان میں قیام کی تاریخیں وغیرہ خاکسار کو بھجوا کر ممنون فرمائیں (ڈاکٹر طارق احمد ناظم طبی امداد)

Phone:01872-220545,01872-220469,9815573546

چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی طرف سیکرٹریان مال خصوصی توجہ دیں

چندہ جلسہ سالانہ لازمی چندہ ہے جسکی شرح سالانہ آمد کا ۱/۱۲۰ حصہ ہے۔ یعنی یہ چندہ ہر شخص کی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کے برابر ہے۔ جلسہ سالانہ پر جو مہمان قادیان تشریف لاتے ہیں وہ سب حضرت مسیح موعودؑ کے مہمان ہوتے ہیں جنکی مناسب تواضع کا انتظام مرکز نے کرنا ہوتا ہے بفضلہ تعالیٰ ہر سال جلسہ سالانہ میں مہمانوں کی تعداد میں کافی اضافہ ہو رہا ہے اس لئے ضروری ہے کہ جن احباب کے ذمہ چندہ جلسہ سالانہ بقایا یا واجب الادا ہے اسکی ادائیگی کی طرف احباب جماعت و سیکرٹریان مال خصوصی توجہ دیں کیونکہ جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۶ء میں صرف چند ایام ہی باقی رہ گئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چندہ جلسہ سالانہ کو ایک مستقل کام قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جسکی خالص تائید حق اور اعلاء کلمہ اسلام پر بنیاد ہے اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں" (ناظر بیت المال آمد قادیان)

صد سالہ خلافت جوبلی کے وعدہ جات اور وصولی

احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے اعلان ہے کہ جنہوں نے صد سالہ خلافت جوبلی کے وعدہ جات کئے ہوئے ہیں مارچ ۲۰۰۸ تک ادائیگی کے حساب سے اپنے اپنے وعدہ جات کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں اور جائزہ لیں کہ ہمارا کس قدر بقایا ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام احباب کو جنہوں نے صد سالہ خلافت جوبلی کی اس عظیم اور بابرکت قربانی میں حصہ لیا ہے اپنے افضال و انعامات سے نوازے اور انکی آنے والی نسلوں کے لئے انہیں ایک مالی قربانی کا نمونہ بنادے آمین۔

جن احباب نے تا حال اس مالی قربانی میں حصہ نہیں لیا وہ اولین فرصت میں اپنے وعدہ جات اور ادائیگی مقامی سیکرٹری مال کے پاس نوٹ کروادیں جزاکم اللہ۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

اظہار تشکر و درخواست دعا

میری نواسی عزیزہ قدسیہ احمد دختر مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب و مکرمہ ڈاکٹر نصرت یونس صاحبہ بھاگلپور نے امسال ایم اے فائنل انگریزی (ELT) علیگڑھ یونیورسٹی سے فرسٹ کلاس فرسٹ پوزیشن حاصل کی ہے اور یونیورسٹی کی طرف سے گولڈ میڈل کی حقدار قرار دی گئی ہے۔

اسی طرح میرا نواسہ عزیز عامر احمد ولد مکرم مسعود احمد صاحب و مکرمہ صائمہ یونس صاحبہ آئی آئی ٹی کھڑک پور میں تعلیم حاصل کر رہا ہے اپنے پانچ ساتھیوں کے ہمراہ Robot Kit کی نئی ایجاد کی ہے جو کہ بازار میں فروخت ہوگا ہندوستان میں پہلی مرتبہ اس قسم کی ایجاد ہوئی ہے حکومت ہندوستان نے چالیس لاکھ روپے ان بچوں کے نادر کارنامہ پر عطا کئے ہیں عزیزم عامر احمد نے فرسٹ پرائز حاصل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے اللہ تعالیٰ دونوں بچوں کو مزید ترقیات عطا فرمائے۔ اعانت بدر دو صد روپے۔ (ڈاکٹر محمد یونس سابق صدر جماعت احمدیہ بھاگلپور بہار)

درخواست دعا مکرم محمد شفیع صاحب صدر جماعت چارکوٹ کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں مورخہ ۲۱-۱۱-۰۶ کو جموں ہسپتال میں موصوف کے دل کا آپریشن ہوا اور پیس میکر مشین ڈالی گئی ہے۔ موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے (صغیر احمد طاہر قادیان)

ولادتیں

☆ مکرم مولوی مظفر احمد شاہد خادم سلسلہ آسنور کو اللہ تعالیٰ نے ۹ نومبر کو بیٹا عطا کیا ہے نومولود تحریک وقف نو میں شامل ہے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے "منصور احمد" نام تجویز فرمایا ہے۔ بچے کے صالح خادم دین بننے کے لئے درخواست دعا ہے۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے (طاہر احمد بیگ دارالقضا قادیان)

☆ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کے بیٹے عزیز عطاء الہادی ملک اور بہو عزیزہ منصورہ ہادی ملک کو آٹھ نومبر کو بیٹا عطا فرمایا ہے پیارے آقا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت بچے کا نام "عطاء السلام لبیب" رکھا ہے نومولود مکرم اکرام الحق صاحب، مقیم مانچسٹر کا نواسہ ہے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے، نیک خادم دین بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ (ڈاکٹر عبد الباری ملک، صدر جماعت بریڈفورڈ، یوکے)

جلسہ سالانہ قادیان 2006 پر آنے والے مہمانان کرام اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بقدر ضرورت ساتھ لاویں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے جلسہ سالانہ قادیان امسال انشاء اللہ تعالیٰ 26.27.28 دسمبر 2006 (بروز منگل۔ بدھ۔ جمعرات) منعقد ہوگا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ اس کی دی ہوئی بشارتوں کے عین مطابق اس بابرکت جلسہ میں شرکت کرنے والوں کی تعداد ہر سال بڑھ رہی ہے۔ اس سال کا جلسہ سالانہ قادیان غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے اور مہمانوں کی تعداد میں بہت اضافہ ہوگا۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بابرکت روحانی اجتماع میں خلوص نیت کے ساتھ شامل ہونے والوں کیلئے جو دعائیں کی ہیں ہمارا ایمان اور پختہ یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ حاضرین جلسہ کو ان سے ضرور فیضیاب فرماتا ہے۔ ماہ دسمبر میں چونکہ بشمول پنجاب پورے شمالی خطہ میں شدید سردی کا موسم ہوتا ہے اس لئے جلسہ سالانہ پر آنے والوں کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنا سرمائی بستر یعنی لحاف کمبل اور گرم پارچات وغیرہ اپنے ہمراہ لائیں۔ مگر ہر سال ہی یہ امر دیکھنے میں آتا ہے کہ اکثر مہمانان کرام انتظامیہ کو سرمائی لحاف مہیا کرنے کیلئے مجبور کرتے ہیں۔ جب کہ انتظامیہ کیلئے ہر مہمان کو سرمائی لحاف مہیا کرنا ممکن نہیں ہوتا اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زاد راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر قدم پر ثواب دیتا ہے۔ اور اس کی راہ میں کوئی صعوبت ضائع نہیں جاتی"۔ (اشتہار 7 دسمبر 1892ء)

مہمانان کرام اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ قادیان میں جلسہ سالانہ کے پاس اس قدر کمروں کا انتظام نہیں جو آنے والی ہر فیملی کو دیا جائے۔ مردوں اور عورتوں کیلئے الگ الگ رہائش کا زیادہ انتظام کیا جاتا ہے۔ لہٰذا اس سلسلہ میں بھی تعاون کرنے کی گزارش ہے۔ جملہ صدر صاحبان اور امراء اپنی جماعت سے زیادہ سے زیادہ احباب جماعت کو جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کر کے اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی پرزور تحریک کریں۔ (مرزا وسیم احمد ناظر اعلیٰ قادیان)

اعلان نکاح

☆ مورخہ ۱۰-۱۱-۰۶ کو بعد نماز جمعہ و عصر "مسجد نور" ناصر آباد کشمیر میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے خاکسار کی بیٹی عزیزہ فوزیہ طاہرہ کا نکاح عزیز وسیم احمد صاحب لون ابن مکرم غلام حسن لون صاحب آف شورت، کولگام کے ساتھ مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ رشتہ کے دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے اعانت 100/- (عبدالرشید ضیاء انسپکٹر بیت المال آمد، مقیم شورت)

☆ مورخہ ۲۵-۷-۰۶ کو مکرمہ رحمت بیگم صاحبہ بنت مکرم سید علی صاحب ساکن کنڈور آندھرا کا نکاح مکرم افسر علی خان صاحب ولد مکرم اکبر علی خان صاحب مرحوم ساکن امروہہ یوپی کے ساتھ مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر مکرم ایم اے زین العابدین صاحب سرکل انچارج ورنگل نے مسجد فضل کنڈور میں پڑھا۔ اسی روز بعد نماز عصر رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی رشتہ کے دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے اعانت 100/- (عبد المناف کنڈور)

☆ مورخہ کیم نومبر کو بعد نماز عشاء عزیزہ عطیۃ القدیر بنت مکرم سید عبد الباقی صاحب برہ پورہ بہار کا نکاح مکرم شاہد احمد صاحب ولد مکرم خورشید احمد صاحب ساکن جواہر نگر، جھارکھنڈ کے ساتھ مبلغ اکانوے ہزار روپے حق مہر پر خاکسار نے پڑھا۔ اگلے روز رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ رشتہ کے دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے اعانت 100/- (شیخ ہارون رشید سرکل انچارج بھاگلپور)

تقریب آمین

میرے بیٹے مکرم مبشر احمد صاحب عباسی مین پوری (یوپی) کے پوتے عزیزم عدنان احمد نے 8 سال کی عمر میں قرآن مجید ناظرہ رمضان المبارک کے بابرکت ماہ میں مکمل کر لیا ہے۔ الحمد للہ۔ عزیز کے دونوں بیٹوں کے نیک صالح خادم دین بننے۔ اہلیہ صاحبہ اور خاکسار کی صحت و سلامتی والی لمبی عمر کیلئے تمام احباب سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ (محمد اسلم عباسی۔ صدر جماعت احمدیہ مین پوری علی پور، کھیڑہ)

❀❀❀❀

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت 16200:: میں افشاں سحر زوجہ سید بشیر احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 38 سال پیدائشی احمدی ساکن کڈرو ڈاکخانہ کڈرو ضلع رانچی صوبہ جھارکھنڈ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 5.10.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ حق مہر 30,000 روپے بذمہ خاوند، زیور طلائی سیٹ 26 گرام ۲۲ کیرٹ۔ زیور طلائی 23 گرام۔ کنگن دو عدد 16 گرام۔ بالیاں دو جوڑی 05 گرام۔ انگوٹھیاں 3 عدد 9 گرام۔ چین طلائی ایک عدد 11 گرام۔ لاکٹ چین ایک عدد 5 گرام بالی ایک جوڑی 3 گرام۔ چین ایک عدد 11.500 گرام۔ زیور نقرئی پازیب بالی 250 گرام کل وزن 109.500 گرام قیمت 63510 روپے۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1.10.05 سے نافذ کی جائے۔

گواہ سید بشیر احمد   الامۃ افشاں سحر   گواہ محمد انور احمد

وصیت 16201:: میں مبشر احمد طارق ولد الحاج منظور احمد درویش قوم احمدی پیشہ تجارت عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 30.1.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از تجارت ماہانہ 30,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت جنوری 05 سے نافذ کی جائے۔

گواہ الحاج منظور احمد درویش   العبد مبشر احمد طارق   گواہ جاوید اقبال چیمہ

وصیت 16202:: میں مبارکہ نسرین زوجہ شمیم احمد قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن سکندرآباد ڈاکخانہ سکندرآباد ضلع آر آر صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8.10.04 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند 11000 روپے۔ زیورات طلائی ۲۲ کیرٹ ایک بڑا سیٹ ہار کانٹے اور ایک انگوٹھی وزن 130 گرام قیمت -/78000۔ طلائی ایک چھوٹا سیٹ ہار اور کانٹے وزن ڈیڑھ تولہ اندازاً قیمت 9000 روپے۔ کڑے دو عدد طلائی وزن تین تولہ قیمت 18000 روپے۔ بالیاں دو عدد چھونے کانٹے دو عدد نیز دو عدد چھوٹی بالیاں و ٹاپس چھوٹے دو عدد وزن ۱۲ گرام قیمت 7200 روپے۔ ٹاپس دو عدد بڑے و سہارے دو عدد انگوٹھیاں دو عدد ایک رنگ کے کوکے چھ عدد، وزن ڈیڑھ تولہ قیمت 9000 روپے چین ایک عدد مع لاکٹ و منگل سوتر (لچھا) نیز لچھا مع لاکٹ چھوٹا ایک عدد وزن ۶ تولہ قیمت 36000 روپے۔ نیز ایک ہار وزن ایک تولہ قیمت 6000 روپے زیور نقرئی سیٹ ہار کانٹے و انگوٹھی (انیس اللہ کی) بچھوے ۴ جوڑی وزن ۱۲ تولہ۔ اندازاً قیمت -/1200 میرا گزارا آمد از خورونوش ماہانہ 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شمیم احمد   الامۃ مبارکہ نسرین   گواہ چوہدری محمود احمد عارف

وصیت 16203:: میں شمیم احمد ولد مہر دین صاحب قوم احمدی پیشہ تجارت عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن سکندراباد ڈاکخانہ سکندراباد ضلع سکندراباد صوبہ آندھرا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9.10.04 کو وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ ا۔ زمین تین ایکڑ، ۲۔ زمین 400 گز، ۳۔ زمین 3000 گز، زمین 1200 گز، زمین دو ایکڑ، تمام زمینیں مشترکہ ہیں اور سکندراباد میں واقع ہیں۔ میرا گزارا آمد از تجارت ماہانہ 5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت اکتوبر 04 سے نافذ کی جائے۔

گواہ جاوید اقبال اختر   العبد شمیم احمد   گواہ محمود احمد درویش

وصیت 16204:: میں ایس وی صادق احمد ولد کنج عبداللہ قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 44 سال پیدائشی احمدی ساکن کنور ڈاکخانہ کنور ضلع کنور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 26.01.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ خاکسار کا ایک مکان ہے جس میں خاکسار رہتا ہے۔ قیمت اندازاً 15 لاکھ روپے ہے۔ ایک دوکان جو کہ کتابوں کی ہے اس کی قیمت 15 لاکھ ہے۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ 5200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ عبدالشکور   العبد ایس وی صادق احمد   گواہ نظیر حسین

وصیت 16205:: میں شہودہ بی بی زوجہ حضرت علی خان قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.8.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے حق مہر بذمہ خاوند مبلغ 5000 روپے بالیاں طلائی وزن اڑھائی گرام قیمت 1500 روپے۔ میرا گزارا آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ فضل الرحمن خان   الامۃ شہودہ بی بی   گواہ محمد مقبول انسپکٹر

وصیت 16206:: میں سید بشیر احمد ولد سید عبدالجبار صاحب مرحوم قوم سید پیشہ ملازمت عمر 46 سال پیدائشی احمدی ساکن کڈرو ڈاکخانہ کڈرو ضلع رانچی صوبہ جھارکھنڈ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 5.10.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ ایک مکان 1120 مربع فٹ بمقام شاہ کالونی دلاور پور مونگیر جس کی قیمت اندازاً 4,00000 روپے ہے جو تین بھائیوں میں مشترکہ ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 12000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1.10.05 سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد اشرف   العبد سید بشیر احمد   گواہ محمد انور احمد

وصیت 16207:: میں عبدالرؤف ولد عابد علی ملا قوم احمدی مسلمان پیشہ ہومیو پریکٹس عمر 49 سال تاریخ بیعت 1971 ساکن حاجی پور اُتر ڈاکخانہ ڈائمنڈ ہاربر ضلع 24 پرگنہ جنوبی صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 29.9.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے مکان بمعہ زمین 2.75 ڈسمل 1647/335 قیمت 4,00,000 روپیہ ذاتی، والد صاحب حیات ہیں۔ میرا گزارا آمد از تجارت ماہانہ 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1.10.05 سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد   العبد عبدالرؤف   گواہ ابو طاہر منڈل

وصیت 16208:: میں شوکت انصاری ولد اسیر الدین قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 44 سال تاریخ بیعت 1980 ساکن کٹک ڈاکخانہ منگلا باغ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.10.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 4200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1.10.05 سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ صبغۃ اللہ   العبد: شوکت انصاری   گواہ: محمد انور احمد

بقیہ: اداریہ

تفسیر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے روز تمام قومیتوں اور فرقوں کی اونچ نیچ کو اپنے پاؤں تلے روندتے ہوئے فرمایا کہ انسان ہونے کے لحاظ سے بنی نوع انسان سب ایک برابر ہیں کسی عربی کو عجمی پر کسی عجمی کو عربی اور کسی کالے رنگ والے کو گورے رنگ والے پر اور کسی گورے رنگ والے کو کالے رنگ والے پر کوئی فضیلت نہیں۔ ہاں صرف فضیلت اس کو حاصل ہے جو اللہ کا تقویٰ اپنے دل میں رکھتا ہے۔ آپ نے فرمایا:

اَلْخَلْقُ عِيَالُ اللّٰه فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَى اللّٰه مَنْ اَحْسَنَ اِلٰى عِيَالِه (بیہقی فی شعب الایمان ۔مشکوۃ باب الشفقۃ والرحمۃ علی الخلق ۔صفحہ 425)

کہ تمام کی تمام مخلوق بنی اسرائیلی، بنی اسماعیلی، آریہ، شودر، اللہ کی عیال ہیں۔ اور سب سے اچھا انسان وہ ہے جو اللہ کے خاندان سے سب سے اچھا سلوک کرتا ہے۔ پھر بائیبل میں لکھا ہے:

"کسی اجنبی کو جو تیرا بھائی نہیں اپنے اوپر بادشاہ قائم نہ کرنا۔" (استثنا 17:15)

لیکن قرآن مجید فرماتا ہے:

اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم کہ اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور جو بھی تمہارے حکام ہیں ان کی بھی اطاعت کرو۔ یہی وہ قرآنی تعلیم ہے جو آج کے دور میں دنیا میں امن قائم کر سکتی ہے اور سیکولرزم کی تعلیم دیتی ہے ورنہ بائیبل کے مطابق تو صرف بنی اسرائیلی بادشاہ کی ہی اطاعت لازم ہے۔

بائیبل کی معاشی تعلیمات::

یہ تو بائیبل کی معاشرتی تعلیمات کے کچھ نمونے تھے اب ہم بائیبل کی کچھ معاشی تعلیمات کے نمونے پیش کرتے ہیں: بائیبل کی تعلیم کے مطابق زمین بیچنے کی بالکل مناہی ہے چنانچہ لکھا ہے:

"زمین ہمیشہ کیلئے بیچی نہ جائے کہ زمین میری ہے اور تم میرے مسافر اور مہمان ہو" (احبار 25:23)

پھر لکھا ہے: "غیر قوموں کو تو غلام بنالیا جائے لیکن بنی اسرائیل کو غلام نہ بنایا جائے۔" (احبار 39 25)

پھر بائیبل یہود و نصاریٰ کو یہ تعلیم دیتی ہے کہ وہ بنی اسرائیلیوں سے سود نہ لیں باقی لوگوں سے سود لے سکتے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے: "تو اپنے بھائی کو سود پر قرض مت دیجیو۔ تو اجنبی کو سودی قرض دے سکتا ہے۔" (استثنا 23:20)

لیکن قرآن مجید فرماتا ہے کہ کسی بھی شخص کو چاہے وہ کسی قوم، رنگ و نسل کا ہو نہ سود دو اور نہ اس سے سود لو۔ چنانچہ فرمایا: واحلّ اللّٰہ البیع وحرّم الرّبو (البقرہ:74) کہ اللہ نے تجارت کو تو جائز قرار دیا ہے لیکن سود کو کلیۃً حرام قرار دیا ہے۔ نہ بنی اسرائیل سے لو نہ بنی اسماعیل سے نہ براہمن سے نہ شودر سے بائیبل میں تو لکھا ہے کہ اپنے بھائیوں سے سود مت لو لیکن اجنبیوں سے لے سکتے ہو۔ لیکن قرآن مجید فرماتا ہے کہ ہم نے یہود کو مکمل طور پر سود لینے سے منع فرمایا تھا۔ (سورۃ النساء: آیت-162)

سبحان اللہ کیا شان ہے خدا کے کلام کی اب کہاں ہیں وہ یہودی اور عیسائی جو یہ کہتے ہیں کہ قرآن مجید نے نعوذ باللہ بائیبل کی نقل کی ہے۔ اور یہ کہ اس دور میں بائیبل کی تعلیمات قابل عمل ہیں اور قرآن مجید کی تعلیمات قابل عمل نہیں ہیں۔ آئندہ گفتگو میں انشاء اللہ ہم بائیبل کی وہ تعلیمات پیش کریں گے جو اس نے عورتوں کے متعلق پیش کی ہیں اور ساتھ ہی یہ بتائیں گے کہ بائیبل کیسی کیسی خوفناک اور بھیانک سزاؤں سے بھری پڑی ہے اور پھر یہ بھی بتائیں گے کہ اس کے مقابلہ میں قرآن مجید کی کیسی افضل واکمل تعلیم ہے۔ وباللہ التوفیق۔

(منیر احمد خادم)

بقیہ جگت گورو از صفحہ 11

بقیہ جگت گورو از صفحہ 11

رہا۔ اصطلاح میں اسے مقام جمع He is all together Muhammadem سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

مقام محمد ﷺ

"یہ نقطہ محمدیہ جمیع مراتب اکون اور مظاہر مکان میں باذنہ تعالیٰ حسب استعداد مختلفہ اور طبائع متفاوتہ موثر ہے اس لئے یہ ہر ایک مرتبہ کونیہ پر اجمالی طور پر احاطہ رکھتا ہے ایسا ہی ظل الوہیت (لوہیم) ہونے کی وجہ سے مرتبہ الوہیت سے بہت مشابہت رکھتا ہے اور امہات صفات الہیہ یعنی حیات، علم، ارادہ، قدرت، سمع و بصر، کلام مع اپنے جمیع فروع کے اتم واعلیٰ طور پر اس میں انعکاس پذیر ہیں"

(مفصل سرمہ چشم آریہ صفحہ 43 مطبوعہ 1886ء)

التماس: انسانی سرشت میں نیکی و بدی میں تمیز کرنے کیلئے شعور پیدا کیا گیا ہے اس کی روشنی میں انسانی ضمیر بدی برپا ہونے پر تلملا اٹھتی ہے اور انسان بدی ترک کرنے اور بعض حالات میں بدی کا مقابلہ کرنے کیلئے اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔

رسول خدا ﷺ کی توہین زمرہ انبیاء علیہم السلام کی توہین ہے یہ ایک بدی ہے لیکن لگتا ہے کہ انسانی شعور دھند کے پردوں میں دب چکا ہے اور انسانی ضمیر خوابیدہ ہو کر رہ گئی ہے۔ دنیا کے کچھ بیباک لوگ نبیو کے سردار و سرتاج کے بارے میں ہتک آمیز مواد شائع کر رہے ہیں۔ ہماری التماس ہے کہ وہ شعور سے کام لیں خوابیدہ ضمیر کو بیدار کریں۔ اور شرافت وتہذیب کا طریق اپنائیں۔ وہ شخصیت جس پر دنیا کے مذاہب کی مقدس کتب میں ان کی روایات میں ان کے انبیآء نے عقیدت سے درود و سلام بھیجا ہے سبھی ذی شعور اور باضمیر لوگوں سے اپیل ہے کہ وہ بھی اس پر درود و سلام بھیج کر اپنی عاقبت سنوار لیں۔ اللھم صل علی محمد و آل محمد وبارک وسلم انک حمید مجید۔

❀❀❀

watch MTA live
audio and video broadcast
Weekly sermons in Urdu / English
Questions & Answers
and much much more
Now you can buy
Ahmadiyya Islamic
Books, Audio / Video
on line using
Master Card or Visa
Visit our official website
www.alislam.org

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَلصَّلٰوۃُ ھِیَ الدُّعَآء
(نماز ہی دعا ہے)
منجانب
طالب دعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222, 2248-1652
2243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران ۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
الیس اللہ بکاف عبدہ
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872-224074
(M) 98147-58900
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in
Mfrs & Suppliers of
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)

Syed Bashir Ahmed
Proprietor
Aliaa Earth Movers

(Earth Moving Contractor)
Available
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel. 0671 - 2378266 (R) (M) 9437078266 9437276659 9337271174 9437378063

2 and 3 Bed Rooms Flat
Independant House
All Facilities Available
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah
Flat Available
Contact : **Deco Builders**
Shop No. 16, EMR Complex
Opp Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA
Ph. 040-27172202, 0924618281, 098491-28919

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز — الیس اللہ بکاف عبدہ — **کاشف جیولرز**
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649
گولبازار ربوہ
047-6215747

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
lbadrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 55 | Thursday | 7th December 2006 | Issue No. 49

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 250/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

ہمارے پیش نظر ہمیشہ یہ بات رہے کہ ہم نے اللہ کی عبادت کی طرف متوجہ رہنا ہے

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حقیقی رب کی پہچان کرنے اور صرف اس کے آگے سجدہ ریز ہونے کی توفیق عطا فرمائے

جو میری آواز خطبات یا خطابات کی شکل میں ہوتی ہے تمام ممالک کیلئے ہے کوئی یہ نہ سمجھے کہ میں جہاں خطبہ دے رہا ہوں یہ صرف اس ملک کے لئے ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ یکم دسمبر 2006 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آیت قرآنی "قُلْ اِنِّی نُهِیْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِیَ الْبَیِّنٰتُ مِنْ رَّبِّیْ وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (المومن:67) کی تلاوت فرمائی۔

پھر فرمایا کہ گزشتہ خطبہ میں صفت رب کا ذکر کرتے ہوئے بعض آیات بیان کی گئیں تھیں اور بعض دعاؤں کا ذکر کر کے بتایا گیا تھا کہ خدا وہ یگانہ خدا ہے جو ہمارا رب ہے اور "رَبَّنَا" کی آواز پر جو دل کی گہرائی سے نکلی ہوئی آواز ہو ہماری دعاؤں کو سنتا ہے۔ پھر ہماری ضرورت کی دعاؤں کا بھی کیا ذکر ہے۔ ہمارے بغیر مانگے ہی ہمارے سکون اور ہر طرح کی آسائش کے انتظام فرماتا ہے اور یہ ہم پر اس کا بہت بڑا احسان ہے اور ایک مومن بندے سے اس احسان کے بدلے میں سوائے شکر کے جذبات کے کوئی اور اظہار نہیں ہونا چاہئے کسی دوسرے اظہار کی مومن سے توقع نہیں ہوتی۔ پس ہمارے پیش نظر ہمیشہ یہ بات رہے کہ ہم نے اللہ کی عبادت کی طرف متوجہ رہنا ہے۔ کبھی ایسا موقع نہ آئے کہ شیطان کے بہکاوے میں آجاؤ۔ اس لئے ہوش کرو اور اس خدا کی طرف جھکو جس نے ہمارے بقا کے سامان مہیا کر رکھے ہیں۔ جس نے بے شمار قسم کے انعامات ہمیں عطا کئے ہیں دیکھیں فصلوں سے ہی اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتیں ہمیں ملتی ہیں۔ کھانے پینے کیلئے اور تن ڈھانکنے کیلئے انتظام ہو جاتا ہے پھر خشکی اور تری کے پرندے ہیں ان میں بھی اللہ تعالیٰ نے طرح طرح کے سامان مہیا فرمائے ہیں اس طرح جانوروں سے سردی اور گرمی سے بچانے کیلئے اور سواری مہیا کرنے کیلئے انتظام فرما دیا ہے پھر لباس کیلئے ایک کیڑے کو کام پر لگایا ہے پھر اگر اس زمانے میں اگر جانوروں کو سواری کے لئے ترک کیا گیا ہے تو زمین سے ہی توانائی مہیا کر دی ہے جس سے سفر کی سہولتیں مہیا ہو گئی ہیں غرض بے شمار چیزیں ہیں جن کی فہرست لمبی ہے۔ یہ چیزیں ہیں جو ہمارے رب نے ہماری خدمات کیلئے لگائی ہیں۔

افسوس ہے کہ اکثریت انسانوں کی اس بات پر اللہ کا شکر گزار ہونے کی بجائے اللہ سے جو رب العلمین ہے منہ موڑ رہی ہے یہ چیز ایک احمدی سے اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ اس کا شکر گزار بنتے ہوئے اس کے بتائے ہوئے طریق پر عبادت کرے۔ ہمیں صرف وحی رب نظر آنا چاہئے جس کی طرف قرآن مجید نے اور آنحضرت ﷺ نے رہنمائی فرمائی ہے۔ وہی تعریف کا حقدار اور عبادت کے لائق ہے۔ ان سب باتوں کی طرف توجہ دلانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ پر تعلیم اُتار کر یہ اعلان کر دیا کہ اے مومنو جو دعویٰ کرتے ہو کہ "رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّکُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَکَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ اعلان کر دو کہ اللہ جو میرا رب ہے اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرنا اور میں کامل طور پر اس کے فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

اتنے روشن نشانوں اور اپنے رب کے اتنے احسانوں کے بعد سوال یہ ہے کہ میں کس کی عبادت کروں۔ تو کہہ دے کہ مجھے منع کیا گیا ہے کہ میں ان کی عبادت کروں جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو جب کہ میرے پاس میرے اللہ کی طرف سے کھلے کھلے نشانات آچکے ہیں اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمام جہانوں کے رب کا فرمانبردار ہو جاؤں۔ پس ہمارے قدم اس رب العالمین کی عبادت کی طرف ہی بڑھیں گے۔ اللہ نے ہمیں اپنی عبادت کا حکم دینے کے بعد بے یار و مددگار نہیں چھوڑا بلکہ اس زمانے میں بھی ہماری حالت زار کو دیکھتے ہوئے ایک منادی اتار دیا ہے اور ہمارے روحانی غذا کا انتظام کر دیا ہے...... یہ سب کچھ دیکھ کر ایک ذی شعور انسان ایک مومن بندہ جس کی اللہ نے رہنمائی فرمائی ہے وہ اس بات کی سوچ بھی نہیں سکتا کہ وہ اپنے رب کا کامل فرمابردار نہ بنے۔ پس ایک احمدی کا اعلان ہے کہ ہم اپنے رب کے حکم کے مطابق اس کے تمام حکموں پر عمل کرتے ہوئے کامل فرمانبردار بن کر اس کے حضور جھک کر عرض کرتے ہیں" رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَکَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ"۔ اے ہمارے رب ہمیں بخش دے ہماری برائیوں کو ہم سے دور کر دے اور ہمیں ابرار میں شامل کر کے وفات دے۔

فرمایا اگر ہماری دعاؤں کے ساتھ ہمارے اعمال مطابقت نہیں رکھیں گے تو ہماری فرمانبرداری کامل فرمانبرداری نہیں ہوگی یہ پکار صرف کھوکھلا نعرہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو حقیقی طور پر یہ روح سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ حضور نے فرمایا کہ جو میری آواز خطبات یا خطابات کی شکل میں ہوتی ہے تمام ممالک کیلئے ہے کوئی یہ نہ سمجھے کہ میں جہاں خطبہ دے رہا ہوں یہ صرف اس ملک کے لئے ہے پھر فرمایا کہ ایک مومن کا ایمان لانے کے بعد یہ کام ہے کہ یہ دعا کرتا رہے" کہ اے میرے رب مجھے توفیق عطا کر کہ میں تیری اس نعمتوں کا شکر یہ ادا کر سکوں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کیں۔ اور ایسے نیک اعمال بجا لاؤں جس سے تو راضی ہو اور میرے لئے میری ذریت کی بھی اصلاح کر دے۔ یقیناً میں تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں اور بلاشبہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں"

پس ہمیشہ ہمیں اعمال صالحہ بجالانے کی طرف توجہ کرنی چاہئے ایسے لوگوں کی دعا قبول کر کے اللہ تعالیٰ ان کو جنتوں کا وارث بناتا ہے پس سچائی پر قائم رہ کر اپنے رب کو اپناؤ محنت اور ایمانداری سے کام کرو۔ معاملات میں انصاف سے کام لو ہمیشہ یاد رکھو کہ ہم نے جب ایک منادی کی نداء کو سنا ہے تو تمام دوسرے ربوں سے ہمیں نجات حاصل کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حقیقی رب کی پہچان کرنے اور صرف اس کے آگے سجدہ ریز ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ ❀

الیس اللہ بکاف عبدہ
نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکاف عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

الرحیم جیولرز
پروپرائیٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ: خورشید کلاتھ مارکیٹ
حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون 629443
خالص اور معیاری زیورات کا مرکز